۱۲	انجا	انجا کھینچی	"
۱۳		با پھر	۱
"		پکھ	۵
"	رخصا	رہتا	۷
"	ماد	باد	۸
"		انجاد	۹
۱۴	صنائیہ	روحانیہ	۱
"	×	علماءِ امتی	۳
"		الانبیاء	"
"	عرب جلی	جلبی	۸
"			"
"		پیدا	۱۲
"	و	و	۱۵
"		گھرے	۲۳
۱۵	×	جلبی	۵
"	قربان	قربانیاں	۱۲
"	×	خورشہ	۱۳
"	×	بزینة	۱۷
"	کی	دی	۲۱
"	×	حتی الفجر	۱
"	چہرہ	سہرہ	۴
		یاسمن	۹
		سرو	۷
		فتبارک اللہ	۱۰
	ز	تکاپو	۱۳
	جس	جس کے	۱۷
	—	بھی ہیں	"
	—	رات نے	۲۰

۸	ذکر	ذاکر	۳۲	
۹	اسے	اے	۶	
"	فرق	خرق	۷	
"	سن	ہیں	۱۶	
"	جوالہ	بحوالہ	۱۷	
"	حقیقت	حقیقت اب	۱۹	
"	ہیں	ہیں	"	
"	بار	یار	۲۲	
"	تین	ہیں	۲۳	
"	اس شا	اس سا	"	
۱۰	بے باک	بے باک	۳	
"	پا جاتا	پا جاتا ہے	۶	
"	بتاؤں	سناؤں	۸	
"	ذکر	ذاکر	۹	
"	ہرگر	ہرگز	۱۰	
"		شغول	۱۱	
	رمر	رمز	۳۱	
	۵	× نعمتی	۴	
۱۱	گہ	گر	۶	
	آ	المخفرات	۷	
"	من	مَنْ اَحَبَّ	۹	
"	ذکان	ذکان	۱۱	
"	قبو	قبر	۱۱	
"	قدر	قہر	۱۴	
۱۲	انیان	امتیان	۱	
"	.	میں	۱۲	
"		پڑیں	۱۳	

۵	لی	×	۱۱
〃	×	ہی	۲۰
۶	—	سلنئک	۱
〃	×	مزکورہ	۳
〃	—	پا	〃
〃	ہئبت	ہیبت	۱۴
〃	نزو	نُنزہ بیڑو	〃
۶	لا	× ترجعون	۱۸
۶	—	مسجد الاقصٰے	۲۳
〃	×	لتنزیہ	〃
۶	ر	×	۲
〃	مولا	بولا	۳
〃	ے	سے	۸
〃	خواب	خواب ناز	۸
〃	پیدالو	بیدار	۱۲
〃	مک طلایی	نیک طلائی	۱۴
〃	ہیں	میں	۱۶
〃	حفتہ	خفتہ	۱۷
〃	سے	ہے	۱۹
〃	علیہ	علیہم السلام	۲۲
۸	×	ہوئیں	۱۰
〃	بجبر	بجز	〃
〃	قیائی	تَبَاہی	۱۲
〃	بیرہا	بیریا	۲۱

غلطنامہ

وقت کی کمی اور کاتب صاحب کی غفلت اور نااہلیت کی وجہ سے پروف کی نگرانی پورے طور سے نہ ہو سکی جس کی وجہ سے یہ غلطنامہ لگایا گیا ناظرین صحت فرمالیں،

صفحہ	غلط	صحیح	سطر	
۲	مرس	عرش	۲	
//	طلاق	طلاق ہے	۹	
//	سمٰوات	سمٰوٰات	۱۲	
//	بھاڑ	پہاڑ	۱۳	
//	خَلِیْفَۃٌ	خلیفۃ	۱۸	
۳	تفقی لنا	تعنّض لنا	۱۳	
//	اکھیڑا	اکھیڑ	۲۰	
//	روپوش	روپوش	۲۱	
۴	×	× یگا	۱	
//	سب	دست	۲	
//	×	× نفسیہ	۷	
۰	×	× اتسلیم	۹	
//	اسرائیل	اسرائیل	۳	
	رَسُولِ اللہ	رَسُولُ اللہ	۱۴	
	یا	یا	۱۵	
	×	× حیات	//	
	—	حالتیں	۲۳	
۵	فیھم	فیھم	۶	
	مِن	مِن	۷	

سلام

احمدؐ سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا
یثرب کے جانے والی باد صبا ٹھہر جا

پھر بھی ٹھہر جا پھر خند اٹھہر جا
مجھ بے نصیب کی بھی سُن لے ذرا ٹھہر جا

پھر جا کے مدعا سے میرا سلام کہنا
احمدؐ سے مُصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

ہستی کا میرا بیڑا منجدھار میں پھنسا ہے
دریا کی زندگی میں طوفان سا اٹھا ہے

جاری صبا چلی جا تیرا ہی آسرا ہے
اور جا کے ناخدا سے میرا سلام کہنا

احمدؐ سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا
مطلوب چشم موسیٰ محبوب ابن مریم

جس پہ خلیل شیدا قرباں جس پہ آدم
جس کو بنا کے بھیجا اللہ نے مکرم

اس فخر انبیا سے میرا سلام کہنا
احمدؐ سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

کہ جس سے دوسرے بزرگوں کی تذلیل نہ ہو کیونکہ یہ حضرات گلزار محمدی کے گل وغنچہ اور چمن احمدی کے بیل و بوٹہ اور ان کا معاملہ کنفس واحدہ کا ہے احیاء العلوم میں حدیث شریف ہے اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ - لہٰذا اس معنیٰ کر وابستگان سلسلہ شہنشاہیہ مداریہ زاد اللہ شرفاً کیواسطے حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار (روحی فداہ) کی شان مبارک مثل شان نبی کے ہے اور منسلکین سلسلہ عالیہ قادریہ زاد تعظیماً کیواسطے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ کی شان والا مثل شان نبی کے ہے اور متبعین سلسلہ چشتیہ زاد اللہ تعظیماً کیواسطے حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی قدس سرہٗ کی شان مثل شان نبی کے ہے علیٰ ہذا القیاس اللہ بس باقی ہوس۔

داعی الخیر سیاہ کار ابو الوقار سید کلب علی جعفری المداری
(کان اللہ لہٗ)

سے بیریہ ساکن صندل پور ضلع مونگیر۔ قاری حبیب شاہ سے قاریہ سکنہ اور وکنڈہ ضلع انند پور۔ وجمال شاہ سے جمالیہ قصبہ باپل ضلع اکولہ۔ ظہور شاہ ملنگ سے ظہوریہ سکنہ بسوہ ریاست الور۔ حبیب شاہ سے حبیبیہ سکنہ ٹونڈا اور ریاست باپا مان کا بڑودہ۔ مرزا انور بیگ سے نوریہ سکنہ کھنڈوہ۔ حاجی محرم علی سے حاجیہ سکنہ روضہ سہالی ضلع بارہ بنکی۔ ننھو شاہ سے ننھو شاہی سکنہ بیرون گھاٹ دروازہ ریاست جے پور۔ وتراب شاہ سے ترابیہ محلہ خرادیان جے پور۔ محبوب شاہ سے محبوبیہ جے پور مقبول علی شاہ سے مقبولیہ۔ ناکپور محلہ ہنسا پوری۔ قاضی محمد خلیل سے خلیلیہ سکنہ شیو پور ضلع شاہ آباد۔ عبدالشکور شاہ سے عبدیہ دیوکھال ضلع بستی۔ آصف علی شاہ سے آصفیہ سکنہ صاحبگنج بڑتا بگڈہ عبداللہ سے عبداللہ شاہی موضع سلطان پور۔ منشی عبدالرب خاں منشیہ گورنمنٹ سنٹرل پریس نمبر ۲ بمبئی۔ مانی شاہ عرف عباداللہ شاہ سے عبادیہ سکنہ بجنور۔ شاہ نواز علیشاہ نے نوازشیہ سکنہ اویدہی ضلع بہرائچ۔ صوفی مہدی حسن سے مہدیہ ساکن بیتی ضلع رائے بریلی المحال لکھنؤ محلہ جنگلی گنج امین آباد مرزا شہید اکی مسجد رحمانی۔

سرمایۂ زندگی برخوردار مولوی سید ذوالفقار علی سلمہ بہ الغوی یہ رسالہ لاجواب میلاد زندہ شاہ مدار۔ دلائل اور ثبوت قویہ کے ساتھ لکھا مطالعہ سے ابواب مسرت وہوائے جزاہم اللہ خیرالجزاء بحرمتہ النبی الامی والہ المدار البدیع اکثر ہر سلاسل کے حضرات نے اپنے اپنے بزرگان سلف کے ثناؤ توصیف میں ایسی ایسی قلم آرائیاں کیں کہ جس سے دیگر سلاسل کے بزرگوں کی توہین متصور ہوتی ہے اپنے اپنے مشائخوں سے حسن عقیدت ایسی ہونی چاہیئے

جن جن حضرات کو صدر نشین اکبر الاعظم پدر بزرگوار حضرت قبلہ مولوی سید
کلب علی صاحب المتخلص ضیغم مسند نشین درگاہ والا جاہ حضرت سرکار والاتبار
سید بدیع الدین مدار اعظم نے شرف خلافت سے مستفیض فرمایا ہے اس میں
سے چند حضرات کے اسمائے گرامی مرقوم ذیل ہیں یہ حضرات اہل برادری
کے باشندگان قصبہ ہیں اور ہزارہا ان صاحبان کے مریدین اور
معتقدین ہیں حکیم سید شاہ ظہیر الحق صاحب خلیفہ اکبر الاعظم سے شعبہ
ظہیریہ نافذ ہوا وسید علی محمد سے محمدیہ وسید علی صفدر سے صفدریہ وسید
نذیر مدار سے نذیریہ ۔ وسید پھول محلی سے محلیہ وسید شاہ شفیع احمد سے شفیعہ
وسید احمد شریف سے شریفیہ وسید غلام علی سے غلامیہ وسید حسن میاں رنگیلے
شاہ سے رنگیلیہ سید کبیر حسن سے کبیریہ و سید ابن الحسن حسینیہ و سید اشفاق احمد سے اشفاقیہ
یہ حضرات مرقومہ ذیل دبابیر و نجات کے ہیں کہ جن کو شرف خلافت حاصل
ہے اور ان سے سلسلہ عالیہ زادیہ اسد شرفا میں گروہ جاری ہیں ۔ حاجی عبد الکریم
بیکن گنج کانپور سے کریمیہ ۔ و امیر علی گوالٹولی کانپور سے امیریہ
و وزیر خاں گوجی پور ضلع کانپور سے وزیریہ ۔ و منشی
نصیر خاں صاحب خشک پورہ فرخ آباد سے نصیریہ ۔ و اعجاز حیدر راجی پور
سے حیدریہ و محمد اسمعیل راجی پور ضلع فرخ آباد سے اسمعیلیہ محی الدین الجیپور
سے محی الدین شاہی ۔ و نعمت خاں ردرہ سے نعمتیہ ۔ و ہوش محمد سے ردرہ
ضلع فرخ آباد سے ہوشیہ ۔ حاجی ابو بکر خاکی شاہ ملنگ سے خاکیہ سکنہ پوآلی
ملک مشرقی ضلع کلکتہ ۔ منشی نذر محمد شاہ سے نذریہ سکنہ کھنڈوہ و محمد اسمعیل
شاہ سے اسمعیلیہ کھبڑی پورہ ہردا ضلع ہوشنگ آباد ۔ و حافظ وقاری
غلام رسول شاہ سے رسولیہ سیمرا ضلع چپارن موتی ہاری مظہر حسین شاہ
سے مظہریہ سکنہ دھمیور ۔ منشی محمد تقی سے تقیہ سکنہ دھمیور ضلع جونپور ۔
قاصد علی شاہ سے قاصدیہ سکنہ حیدر گڈھ ضلع اعظم گڈھ سید پیر الدین

رباعی

مصنفہ

اخی مکرم امداد علی شاہ شیدا مکاندار و گدی نشین ہردہ محررہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

صفت کلب علیشاہ کی یوں ہم تحریر کرتے ہیں
مقابل آئینہ کے اک نئی تصویر کرتے ہیں

بڑے مسکین پرور ہیں غریبوں کا سہارا ہیں
یہ چرچے مل کے آپس میں جوان و پیر کرتے ہیں

مریضوں کو شفا ہوتی ہے حاصل آن واحد میں
نظر لطف و عنایت کی جو کبھی پیر کرتے ہیں

علاوہ اسکے وعظ و پند کا بھی فخر حاصل ہے
کلام اللہ کی اکثر بیان تفسیر کرتے ہیں

جو ان کے پاس جاتا ہے مرادیں دل کی پاتا ہے
جو حاجتمند ہیں وہ کس لئے تاخیر کرتے ہیں

مقدر ہی سے ہوتے ہیں یہ دن حاصل حقیقت ہے
وگرنہ ان سے ملنے کی کئی تدبیر کرتے ہیں

لب و لہجے کی کیا کوئی کرے تعریف اے شیدا
دہن سے پھول جھڑتے ہیں جو وہ تقریر کرتے ہیں

رُباعی مصنفہ

فخر العلماء حضرت مولانا شاہ محمد نعیم عطا صاحب چشتی سجادہ نشین سلون شریف۔

یہ ماہ سرِ رمز خفی و جلی　　مقبول مدار و کلب علی
تا دیر رہیں حی و قائم　　اللہ بنائے ان کو ولی

رباعی

مصنفہ عبد الحکیم صابری وقاری مداری ہردوادی۔ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۰ء

جانشیں شہ مدار ہیں آپ　　حق تو یہ ہے کہ تاجدار ہیں آپ
ماسوا اسکے اے حکیم حزیں　　پاؤں بے چین کے قرار ہیں آپ

رباعی

مصنفہ برادرم محمد صدیق علی صابری ہردوای مورخہ بتاریخ چھٹی صفر المظفر ۱۳۵۰ ہجری

عاشق روح احمدی سے ملے　　پیر مرشد کلب علی سے ملے
اپنے گھر بیٹھے ہم وہ بے تقدیر　　جانشین مکن پوری سے ملے

شریعت شعار و طریقت کریم حلیم فہیم خلیق ۔ مدار دو عالم کے عاشق ہیں وہ رہ عشق مولا میں صادق ہیں وہ

لو کہیں سبھی یا خالق ذوالمنن فرشتوں پہ کیونکر نہ ہو انکو فوق ۔ بحق جناب مدار الانام بنیں سارے عقبیٰ کے سب انکے کام

یہ فیض کرم ہے انکا ادنیٰ غلام رہے بن کے دنیا میں شاد کام ۔ اسی نے الفت کا دیوانہ کر شمع اپنی کا اسکو پروانہ کر

جو ہیں سلسلہ عالیہ کے مرید بہو انکو میسر تیری دید ۔ جنہیں سلسلہ سے ہے رنج و ملال وہ سب جا ہیں خوار و بد خصال

مثال سراج انپہ ہو شعلہ زن ۔ تیرے قہر کی برق اے ذوالمنن

شجرہ مصنفہ قاضی سید شاہ محمد رفیق صاحب انار اللہ مرقدہ

شجرۂ قادریہ منصوریہ مداریہ

الٰہی بخشدے بنا احمد مختار کا صدقہ ۔ امام عالمیں حیدر کرار کا صدقہ

جمیع آل و اصحاب اہل بیت اطہار کا صدقہ ۔ شہید کربلا کے خون کی ہر دھار کا صدقہ

حضور شاہ زین العابدین و حضرت باقر ۔ امام جعفر صادق نکوکردار کا صدقہ

شہ سید محمد اور جناب سید احمد ۔ ازاں پس سید اسمٰعیل پر انوار کا صدقہ

شہ سید ظہیر الدین بہاؤ الدین علی حلبی ۔ بدیع الدین مری کشتی کے کھیون ہار کا صدقہ

حضور خواجہ منصور سجادہ نشین دہم ۔ مدار العالمیں کے خاص خوددار کا صدقہ

شہ دریا سعید شاہ رزق اللہ و صبغت اللہ ۔ سلیمان شہ منی توحید کے سرشار کا صدقہ

شہ عبد الحمید و عبد سبحان قطب ربانی ۔ محدث عبد قدوس عالم اسرار کا صدقہ

جناب رحمت اللہ عظمت اللہ کے تصدق میں ۔ شہ چاند مداری معدن انوار کا صدقہ

طفیل سید مولانا عبد السبحان صاحب ۔ جذاب الحق شہ شوکت علی سالار کا صدقہ

حضور خرقہ پوش سید کلب علی صاحب ۔ بدیع الدین کے سجادہ نشین سرکار کا صدقہ

ہمارے جرم عصیاں بخشدے صلحا میں شامل کر ۔ خداوندا عبائے پیر کے ہر تار کا صدقہ

ہمارے پیر بھائی جسقدر ہوں انپہ رحمت کر
حسین ابن حیدر کے گل گلزار کا صدقہ

(شجرہ اولیسیہ مداریہ)

بحق اللّٰہ محمد مدار

شجرہ بصریہ طیفوریہ مداریہ زاد اللّٰہ تعظیماً و شرفاً

فھذہ الشجرۃ العالیۃ الطیفوریۃ المداریۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابتۃ و فرعہا فی السماء بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

هر کرا باشد تمنا دیدن پروردگار — هر زماں با صدق خواند شجرهٔ قطب المدار

خدایا بحق نبی کریم — تسیم جسیم لنسیم و وسیم — بحق علی وصی النبی — امام الائمہ بہ نص جلی

بحق کلاہ سر سروراں — حسن الطبری جہتر مہتراں — زہے حبیب شہ اولیا — بی بایزید مہ اتقیا

بحق فلک آستان عرش جاہ — مدارت پہ صمد دستگاہ — جناب مدار رحمۃ عالمیں — بدیع دین دار المرسلیں

بحق خواجہ عون عالی مقام — ذو الجوار دعا لطف الاحترام — بہ سلطان محمود عالی وقار — بمقبول درگاہ پروردگار

بحق شاہ پیارے مجیب النبی — کہ فیضش بعالم شدہ منجلی — بورع دریا فنا شاہ حسن ولی — جگر گوشہ خاص خیر النبی

بحق شاہ ہمت سر عارفاں — بہ محمود ثانی شہ سروراں — بہ سلطان معروف پیر جہاں — کہ آں دستگیری کند بیکساں

بحکم و کمالات عبید الجلیل — عیاں شد ازاں حق مظہر خاص جلیل — بجذب بدیع شاہ فضل الصمد — عطا کردہ حق بلند پایہ نگاہ

بحق ثانی شاہ پیارے میاں — محب النبی سر سروراں — بہ زہد و تقا ثانی عبد الجلیل — بہر کار آں حق شدش کفیل

بحق خواجہ مولوی نجم دین — کہ رشید آن دین متیں — زہے شہ شمس دین حسن — گل باغ خاص پنجتن

نوٹ کتاب ذو الفقار بدیع میں جیسا کہ مرشد کے حضور سے ہوا تھا ویسے ہی تحریر کر دیا تھا حضرت سلطان التارکین کے بعد حضرت عین الدین شامی اور حضرت عین الدین شامی اور حضرت طیفور شامی کے بعد حضرت زندہ شاہ مدار رحمۃ اللّٰہ کا اسم گرامی مندرج ہے لیکن صحیح ایسا ہی ہے جیسا کہ رسالہ ہذا میں مرقوم ہے اور وہ شجرۂ صدیقیہ ہے یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ انکے خلیفہ حضرت یمین الدین شامی انکے خلیفہ حضرت عین الدین شامی اُن کے خلیفہ حضرت بایزید بسطامی ان کے خلیفہ و جانشین حضرت زندہ شاہ مدار رحمۃ

(شجرہ مادری)

حضرت والد صاحب کی والدہ مکرمہ افتخار فاطمہ عرف پھول بی بی ہمشیرہ سید شاہ نذیر احمد صاحب رئیس
و مہتمم درگاہ والا جاہ بن سید عبد السبحان بن سید مدار بخش بن سید حفیظ اللہ
بن سید سلطان سید شاہ عبد السبحان ثانی سید عبد الرحمٰن بن سید شاہ
محمود بن سید محمد معروف بن سید راجے بن سید شاہ فضل اللہ بن سید شاہ بابا لاڈ
ابو الفائض رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت مولانا سید شاہ ابو محمد ارغوان سجادہ نشین و
برادر حقیقی حضرت خواجہ سید ابو تراب فخصو رحمۃ اللہ علیہ الخ

نسب مادری آپ کا یہ ہے

والدہ مکرمہ حضرت نمدہ شاہ مدار کی بی بی فاطمہ عرف بی بی حاجرہ بنت سید عبداللہ بن سید زاہد بن سید محمد بن سید عابد۔ بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابو القاسم ملقب بنفس زکیہ بن سید عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ ابن سیدنا امام حسن بن سیدنا امام علی مرتضیٰ ابن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مصنف رسالہ ہذا کا شجرہ آبائی یہ ہے

ذوالفقار علی[1] بن مولوی کلب علی صاحب سجادہ نشین خلف مولوی سید شاہ خوشوقت علی مرحوم بن مولانا سید شاہ عبدالسبحان محدث بن سید شاہ چاند مداری بن سید محمد عظمت اللہ بن سید محمد رحمت اللہ بن خواجہ مولانا مولوی سید عبدالقدوس بن سید عبدالسبحان ثانی بن سید عبدالحمید بن سید عبداللہ بن سید شاہ محمد سلیمان بن خواجہ سید رزق اللہ بن سید محمد دریا سید بن خواجہ سید محبوب رب غفور سید خواجہ ابو تراب منصور سجادہ نشین بن سید عبداللہ بن خواجہ سید ابراہیم بن خواجہ سید جعفر بن سید محمود الدین حلبی برادر حقیقی حضرت سیدنا سید بدیع الدین الخ

---

[1] حضرت مولانا سید ابو تراب منصور سجادہ نشین رحمتہ اللہ کے سات صاحبزادے تھے بفضلہ تعالیٰ میں بھی سات بھائی ہوں۔ مختار علی و آل علی۔ قدوس احمد۔ سید علی۔ سرفراز علی محرم علی۔ بہن تنویر فاطمہ۔

حق شفاعت سے تیری روز جزا — بخش دیگا میری امت لاکھا

کیوں کہ تو پڑھتا ہے کثرت سے درود — حق کی خوشنودی ہے اس میں بس فزود

ہے یہ ضیغم کی دعا اے کردگار — جس گھڑی ہووے ہیا روز شمار

زیر دامانِ مدار العالمیں — بانشاط و عیش ہوں میں جاگزیں

ہے یہ ضیغم کی دعا رب ودود — مشغلہ ہو روز و شب میرا درود

دید حق گر کو منظور مطلوب ہو — ہر گھڑی دل سے درود اپنی پڑھو

حضرت زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سادات حسنی اور حسینی سے ہیں ارباب سیر شجرۃ الانساب آپکا یوں تحریر کیا ہے۔

شجرہ آبائی

شجرۂ پاک زبدۂ ابرار — الملقب بنام قطب مدار

اسم اصلش بود بدیع الدین — بن علی حلبی است آں شہ دیں

بن بہاؤ الدین آنکہ شد پاک — بود از آل سرور لولاک

ہست بن سید ظہیر الدین — آن گل تازہ باغ صدق و یقیں

وان ز احمد مراں جمال جمیل — نور چشم امام اسمٰعیل

گل گلزار عابدین لبشمار — بن حسین علی وانرا انگار

رضی اللہ واحد القہار — عنہم واز جمیع نیکوکار

یا الٰہی بحق ایشانش — وز طفیل صحاب احبائیش

شاد و خرم میاں ہر دو سرا — ساز عبد الجلیل سائل را

کرامت حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور سجادہ نشین
درگاہ لکھن پور شریف

نقل ہے اک دن مدار العالمیں ‏ رونق افزا تھے مریدوں میں کہیں
بیٹھے تھے حضرت کی خدمت میں یہاں ‏ یعنی سید بوتراب شاہ دیں
خواجہ فنصور جو مشہور ہیں ‏ نور خالق کے خلاصہ نور ہیں
بولے خواجہ حضرت خواجہ فنصور سے ‏ اے میرے نور نظر اے نیک پے
نزد حق تیرا بڑا ہوگا وقار ‏ خاصگان خاص میں روز شمار
پیش حق جس دم تجھے لے جائیں گے ‏ جو مراتب ہیں ترے کھل جائیں گے
یعنی بخشے گا خداوند جہاں ‏ عاصیوں کو جنت عنبر فشاں
جب کرے گا تو شفاعت حشر میں ‏ نزد حق مقبول ہوگی حشر میں
طبقہ دوزخ سے مجرم لا کہا ‏ ہونگے داخل خلد میں روز جزا
بوتراب سن کے حضرت سے خبر ‏ یہ خبر واللہ تھی پُر حیرت اثر
عرض کی حضرت سے اے جد کریم ‏ کیوں ملیگا مجھکو یہ رتبۂ عظیم
مطلع کیجئے مجھے بہر خدا ‏ ہے مجھے یہ مرتبہ کیونکر ملا
چہرۂ پُر نور پر مَس کیا ‏ شاہ دین نے دست اقدس پر ملا
دفعتاً یہ اک شگوفہ تو کھلا ‏ راز مخفی اس طرح افشاں ہوا
یعنی مجلس میں گذر ان کا ہوا ‏ جس جگہ بیٹھے تھے حضرت مصطفےٰ
تھے وہاں رونق فزا اصحاب سب ‏ آل و اطہار و مدار العالمیں
نور کی تھیں مشعلیں روشن وہاں ‏ آفتاب و ماہ تھے جس سے نہاں
تھی لباسوں سے عجب خوشبوئیاں ‏ گویا عطر و مشک تھا عنبر فشاں
الغرض حضرت محمد مصطفےٰ ‏ کہتے تھے فنصور سے اے نور نگاہ

موصوف کا ملک شام شہر حلب سے ہندوستان میں تشریف لانا اشاعت اسلام فرمانا لوگوں کے سینہ کو اسرار الٰہی کا گنجینہ بنانا اور خاندان کے بزرگواروں کا آپ کے بحر فیوض سے سیراب ہونا بیان فرماتے ہیں اور دربار فرکوزہ کے ایک دالان جو کہ قرآن خوانی کے نام سے مشہور ہوئے ہیں اس میں قرآن خوانی ہوتی ہے اور اسی حرم ذکر کردہ شدہ میں جا بجا یہ کلمہ طیبہ تحریر ہے اور وہ ہی حلقہ کی جگہ ہے وہاں پہ حضرات درود خوان و سورۂ اخلاص کے پڑھنے والوں اور مراقبہ کے کرنے والوں کا بھی جلسہ منعقد ہوتا ہے بعدہ چار (۴) بجے شب کو قل یعنی شیرینی پر حضرات کا فاتحہ ہوتا ہے اور حرم سوم کا دروازہ کھولدیا جاتا ہے حاضرانِ دربار آپ کے مزار فائض الانوار کی زیارت سے آنکھوں کو نور اور دلکو سرور بخشتے ہیں اور اٹھارہ تاریخ کو شیرینی فاتحہ شدہ کو لیکر دامن مقاصد کو گل مراد سے لبریز کرکے بخوشی خاطر اپنے اپنے مقاموں پر روانہ ہوتے ہیں۔

غزل

اے خدا ار دو جہاں طلب نہ پانے والے | ہیں تصرف ترے مردوں کو جلانیوالے
رحمتیں آپ کی ہیں رحمتِ ربِ رحمٰن | آپ کے قہر میں بجلی کے گرانے والے
دیکھکر آفریں کہتے ترے فیضان کرم | آدمی ہوتے جو عیسٰی کے زمانیوالے
کحل مازاغ ہے تاثیر میں خاک دربار | روشنی پاتے ہیں آنکھوں میں لگانے والے
مرجع خلق خدا جبکہ ہوئی ذات مدار | حشر میں اور کہاں جائینگے جانیوالے
موسم عرس ہے حاضر ہیں ہزاروں زوار | کیا مجھے بھول گئے میرے بلانیوالے

جلوۂ طور مکن پور میں دیکھا افضل
یہیں دیدار خدا پاتے ہیں پانے والے

اور عقدہ کشایان فرمائیگا اور ان پر ابواب خیر و برکت کے وا ہو جائیں گے اس
کے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں نورعین ابو محمد ارغون و ابو تراب قنصو یکے باد دیگر
میرے قائم مقام و جانشین ہوں گے ان کو بجائے میرے تصور کرنا اور جو حاجتیں
ہوں وہ ان کی جانب رجوع کرنا اللہ تبارک تعالیٰ ان کی توجہ سے اسکی
عقدہ کشائی فرمائیگا اور تم لوگوں کو مقصد دلی ہاتھ آئے گا المختصر جمادی الاول
کی سترہ تاریخ یوم الجمعہ کو آپ واصل بحق ہوئے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون
حسب الارشاد آپ کے جانشینان نے خدمت غسل انجام دیا اور
مولانا حسام الدین سلامتی نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔
اور جملہ رسوم وصال آپ کے متوسلین کے ہاتھوں سے عمل میں آئے
ساکن بہشت آپ کا مادہ تاریخ وصال ہے جمادی الاول کا مہینہ جو کہ مستورات
میں مدار کا چاند کرکے مشہور ہے اس کی سترہ تاریخ کو حضرت زندہ شاہ مدار
(روحی فداہ) کا عرس شریف ہوتا ہے اور یہ عرس بحمد اللہ تمام لغویات منہیات
سے مبرّہ و منزّہ ہے کیونکہ ماہ مذکور کی سترہ تاریخ اٹھارویں شب کو دربار دم
میں جلسہ وعظ دیند کا قائم ہوتا ہے حضرات علماء کرام اپنی فصیح و بلیغ اور
خوش بیانی سے حاضران عرس کو محظوظ فرماتے ہیں اور خصوصاً ذکر خیر حضرت

ملہ حضرت خواجہ ابو محمد ارغون صاحب تین حقیقی بھائی تھے حضرت خواجہ ابو تراب قنصو اور حضرت خواجہ ابو الحسن طیفور
ان ہر سہ بھائیوں کے مزار پاک مکن پور شریف میں ہیں اور کل پیرزادگان صاحب جو کہ قصبہ میں آباد ہیں انہیں
حضرات کی اولاد میں ہیں نیز (رسالہ) کا ننھیالی رشتہ حضرت خواجہ ابو محمد صاحب سے اور آبائی حضرت
خواجہ ابو تراب قنصو سے ہے مصنف مرقع مدار نے سجادگی اور بیا یک چوتھیایک
کی وجہ تسمیہ جو لکھی ہے یہ تمام مورخین کی تحریر کے خلاف ہے مصنف صاحب کو اس کی درستگی کرنا چاہیئے اور جو
اشیاء کی تقسیم لکھی ہے نصف بڑے دادا صاحب کو اور نصف میں چہارم منجھلے دادا اور چہارم چھوٹے دادا
حضرت زندہ شاہ مدار رحمت فرمائی ایسا حضرت ہرگز نہیں کر سکتے کیونکہ شرع شریف سے اگر تین
اولادیں ہیں تو ان کا حصہ مساوی ہو۔ لہذا ادھیاتک اور چوتھیاتک کی وجہ تسمیہ نہیں ہے جو مرقع کاہ میں لکھی ہے

ساتھ وعظ و پند فرماتے تھے آپ کے وعظ شریف کو نزدیک اور دور والے برابر سنتے تھے اور اپنے مطالب و مقاصد کے جوابات پاکر خورسند ہوکر حضرت کی توصیف و تعریف کرتے ہوئے واپس ہوتے تھے۔ ایک عرصہ تک یہی دستور رہا اما بعد آپ نے حضرت خواجہ ابوتراب فنصور قدس سرہ کو اپنا جانشین فرمایا۔ اور بنجوائے الکرامِیمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا جونپور میں جلوہ گری فرماکر ارادتمندان عقیدتمند کیش کو پونجی عرفان خوبی مالامال فرمایا۔ اور پھر قصبہ مکن پور میں آکر خلق خدا کا مرجع اور ماوای بنایا۔ اور جا بجا ممالک بلاد اور قصبات میں اپنے خلفاء کثیر التعداد کو جہان کی آب و ہوا جس کو مرغوب تھی وہاں کی روانگی کا حکم صادر فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ جس طرح اب میری روح تمہاری باطنی بیماریوں کی معالج ہے اسی طرح بعد وصال کے بھی رہیگی۔ اور جس طرح اب میں تمہارا خبر گیراں ہوں انتقال ہونے پر بھی رہونگا اور جو میرا یا میرے مریدونکا مرید ہوگا اس کو سات پشتوں تک میں نے قبول کیا اور جو میرے وابستگان سے قیامت تک وابستہ ہوگئے ان کی بیعت کو منظور کرکے ان کی بروز حشر شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی۔ اور ہر مہینہ کی سترھویں تاریخ کو اور خصوصاً جمادی الاول کی تاریخ مذکور پر میرا اور میرے آباؤ اجداد و پیران سلاسل کا فاتحہ کریگا اور مجلس قائم کرکے اس میں میرے جد مکرم حضرت خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم کا اور میرا ذکر خیر کرے گا اور جو اس کو صدق دل سے سنے گا اسپر بنجوائے عِندَ ذِکرِ الاَولِیَاءِ تَنزِلُ الرَّحمَۃُ کے رحمت الٰہی کی بارش ہوگی اور بہ مضمون ذِکرُ الاَولِیَاءِ حِکمَۃٌ لِلقُلُوبِ وَکَفَّارَۃٌ لِلذُّنُوبِ الٰہ العالمین اس مجلس کے حاضرین کا تنقیہ اور تزکیہ قلب فرماکر معصیات کو نیکیوں سے بدل فرمادے گا اور سامعین و صاحب مجلس کی پروردگار عالم حاجت روایان

؎ از کتاب مختصر البیان

کے تعلق ہے اور آپ کی بہن کا مزار مسولی میں ہے لکھنؤ میں حضرت شاہ مینا رحمۃ
کی بھی خوش قسمتی رنگ لائی یعنی حضرت کی توجہ سے یہ قطب شہر مذکور
کے ہوئے اور حضور نے نہایت رافت و شفقت بزرگانہ سے اپنی نماز
شاہ مینا کو مرحمت فرمائی جس کی برکت سے فیوض بے پایاں حاصل
ہوا جیسا کہ کتاب (ملفوظ شاہ مینا) میں مرقوم ہے۔ لکھنؤ سے رفتہ رفتہ
مخلوق خدا کو راہ حق دکھاتے دلوں کی کدورتوں کو مٹاتے ہوئے
قنوج پہونچے۔ یہاں بھی بہت سے لوگ بیعت ہوئے اور بابا بھیکا
و بابا گوپال آپ کی توجہ سے مشرف باسلام ہو کر مرید ہوئے اور عمدۃ الاذکار
واشغال میں مشغول رہ کر بہت جلد خرقہ خلافت حاصل کیا مزار مبارک
آپ کا قنوج میں قلعہ کے اوپر زیارت گاہ خلائق ہے اور شہر مذکور
ہی میں سید عبدالرحمن صاحب مکرم معہ برادر رضا علی اسلام شاہ
کے حضرت زندہ شاہ مدار سے شرف بیعت و خلافت حاصل کیا
آپ کے واقعات بغرض ملاحظہ شائقین رسالہ ہذا کے آخر میں
انشاء اللہ العزیز قلمبند کروں گا۔ حضرت شہر مسطور سے جب دشت
مکن پور میں تشریف لائے تو بحسب ارشاد اپنے جد امجد تالاب پایا
اور اس سے یا عزیز یا عزیز کی آوازیں بلند تھیں آپ کے رونق افروز ہوتے ہی
فرماتے ہی آواز موقوف ہو گئی اور تالاب بھی خشک ہو گیا خلفاء با
قار جو کہ ہمرکاب سرکار والا تبار تھے انھوں نے ڈھیلوں کا حجرہ شریف
بنا کر تیار کر دیا آپ اس میں مشغول بحق رہتے تھے ؎

ہر کجا چشمہ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند

مخلوق خدا اور حاجتمندوں کا تانتا لگا رہتا تھا اور جب ہزاروں
کا اجتماع ہو جاتا تھا تو ہفتہ میں صرف ایک روز حاجت روائیوں
اور عقدہ کشائیوں کی غرض سے آپ باہر آ کر فصاحت و بلاغت کے

خاطر ایسے شمع حق نما پر نثار ہو کر اس کی محبت میں خاکستر بنکر فنا سے بقا کے مزے حاصل فرما۔

غزل

مدار العالمین برقعہ اٹھا دو روئے انور سے ‌‌ — یہ کب تک طالب دیدار اے رشک قمر ترسے

جو ہجر شاہ میں غم کی گھٹا چھائی ہے یہ دلبر — بھلا دیکھوں یہ نم سے خون کب تک دیدۂ تر سے

پلا دو شربت دیدار دل کی یہ تمنا ہے — نہ خواہش آب کوثر کی نہ مطلب دور ساغر سے

نقاب رخ الٹ کر جس گھڑی وہ بزم میں بیٹھے — تو جیسے ماہ کر لیتا ہے حلقہ نجم و اختر سے

شب تاریک میں دھوکا ہوا ماہ درخشاں کا — نقاب حضرت نے جب اٹھا اپنے روئے انور سے

چلے آئے زائرہ آکر زیارت سے مشرف ہو — منور آنکھیں ہوتی ہیں یہاں انوار روئے سے

نہ جاؤنگا کبھی یہ آستانہ چھوڑ کر ہرگز — زمانہ فیض پاتا ہے اسی گھر سے اسی در سے

جو چاہے دیکھ لے حضرت کا اعجاز مسیحائی — جلا دیتے ہیں مردوں کو وہ اپنی ایک ٹھوکر سے

غلامی میں مجھے لے لیجئے دل کی تمنا ہے — نہ جام جم سے کچھ مطلب نہ کچھ جاہ سکندر سے

مدار العالمیں تم ہم میری آکر خبر لینا — کرے پرواز جس دم روح میرے جسم لاغر سے

گل مقصود سے بھر دیجئے دامن کو غنیم کے

تمنائے دلی ہر وقت ہے یہ ابن حیدر سے

اور جب مادر سے حضرت شہر لکھنؤ پہونچے تو کثرت سے یہاں بھی لوگ حضور کی بیعت ہوئے اور حضرت قاضی شہاب الدین پرکالۂ آتش قدوائی[1] معہ اپنی ہمشیرہ بی بی فیضن کے شہر لکھنؤ میں داخل ہو کر حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) سے مرید ہوئے اور بہت جلد راہ سلوک وغیرہ طے کر کے حضرت کے خلفاء باوقار کے دفتر میں اپنے اسم گرامی کو تحریر کرا کے سلسلۂ عالیہ مداریہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں لوگوں کو داخل فرمایا مزار شریف آپ کا [illegible] بڑے گاؤں میں ہے یہ موضع ضلع نواب گنج بارہ بنکی

[1] [illegible]

سربسجود رہے اور سب چون وچرا بھول گئے آخرکار بعد انفراغ غشی بشمول شاہ ارزاں گردا
پر تمیز وحاضران وقت حضرت کی ارادت کیشوں میں داخل ہوئے اور قاضی
صاحب بتوجہ مرشد تھوڑے ہی عرصہ میں حضور کے خلفاء اجل میں شامل
ہو گئے اور قاضی صاحب سے سلسلہ طبقوریہ مداریہ میں گردہ عاشقان مداریہ
نافذ ہوا اور اس کی نو(۹) شعبہ ہو گئے۔

برقع مبارک چہرہ منور پر رکھنے کا سبب

روایت ہے کہ حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) نے ستر(۷۰) مرتبہ بسبب قدسیہ
جو دیکھا اور حضرت رسول مقبول صلعم نے اپنے دست حق پرست کو آپکے
چہرہ پر مس فرمادیا تھا اس کی برکت سے آپ کا روئے انور ایسا تاباں و
درخشاں ہو گیا کہ انسان اس کے دیکھنے کی تاب نہیں۔ لا سکتا تھا اور
اگر کسی کی نظر پڑ بھی گئی تو بے خود ہو کر سربسجود ہو جاتا تھا حضور بوجہ پاس
شرع شریف سات نقاب چہرہ مبارک پر رکھتے تھے آئینہ تصوف میں
ہے کہ حضرت غوث پاک اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ
علیہما نے ارشاد فرمایا کہ یا اللہ ثم باللہ میں نے اکثر دیکھا کہ ایک یا دو نقاب
جب زندہ شاہ مدار کے چہرہ سے اٹھ جاتے تھے تو مخلوق خدا سجدہ میں
گرنے لگتی تھی لہٰذا جس طرح حضرت آدم علیہ السّلام مسجود الملائک گذرے
اسی طرح حضرت زندہ شاہ مدار مسجود الخلائق گذرے۔ انتہی۔

مداری نافذ ہوا۔ اور حضرت کی برکت دعا سے آپ صاحب اولاد ہوئے اور اپنے صاحبزادہ کا اسم گرامی بحسب ارشاد عالی مرشد چھٹے مدار رکھا اور یہ بھی سن بلوغ پر پہونچکر حضرت زندہ شاہمدارؒ سے بیعت ہوئے اور خلافت بھی حاصل کی،

غزل

نقشہ مرشد تھا رسول اللہ سے ملتا ہوا ۔۔۔ حق تو یوں ہے خاص ہو اللہ سے ملتا ہوا

عمر بھر کھایا نہ کھانا کی نہ شادی آپ نے ۔۔۔ ہے یہ ہی کوچہ فنا فی اللہ سے ملتا ہوا

جانمن گھبکر چلا یا ایک کو بت ادیش ۔۔۔ لفظ وہ تھا قم باذن اللہ سے ملتا ہوا

یہ در اقدس ہے طیبہ یا در جنت کہوں ۔۔۔ جس کا ہر ذرہ ہے یہ سب اللہ سے ملتا ہوا

یا مدار جہاں عاصی کو بھی دیجئے دکھا ۔۔۔ وہ رخ روشن رسول اللہ سے ملتا ہوا

اور کنتور سے جب حضرت گھاٹم پور تشریف لے گئے تو یہاں کا راجہ لاولد تھا آپ کی برکت دعا سے صاحب اولاد ہو کر اپنی طالع بلندی اور خوش نصیبی سے دائرہ اسلام میں داخل ہو کر حضرت سے بیعت ہوا۔

اسی طرح حضرت اسلام پھیلاتے اور انوار الٰہی سے مخلوق خدا کے دلوں کو منور فرماتے ہوئے ماوراء النہر[1] پہونچے یہاں حضرت مولانا قاضی محمد مظہر قلعہ شیر رحمۃ اللہ علیہ معہ تلمیذان رشید حضرت کی خدمت مقدس میں بغرض مباحثہ حاضر ہوئے اور ایک ہفتہ تک مناظرہ کیا مگر ہر سوال کا جواب معقول ملا اتفاقیہ حضرت زندہ شاہمدارؒ کے چہرہ منور سے نقاب وا ہو گیا سامعین کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا ہو گئی اور سب کے سب معہ قاضی صاحب تین شبانہ روز

[1] ماوراء النہر بدخشاں کے قریب ایک شہر ہے یہیں قاضی صاحب رہنے والے تھے حضرت کی اجازت سے اکبر پور میں دریا کے قریب سکونت اختیار کی اور آپ کی برکت سے وہاں آبادی بہت ہو گئی اور اس نام آپنے مرشد کے کہم تا در رکھا۔ اسی موضع میں آپ اور آپکے خلیفہ حضرت قاضی حمید صاحب کا بھی مزار شریف ہے۔

سے شاد فرماتے رہیں گے اور حضور انور کی بدولت ہمارے مصائب کی عقدہ کشائیاں قاضی الحاجات فرماتا رہے گا لیکن قادر مطلق کو منظور کچھ اور ہی تھا وہ مقام جو کہ آپ کے قیام گاہ کے متعلق جد امجد صلعم کا ارشاد ہوا تھا وہ بحالت مراقبہ نظر آگیا فوراً روانگی کا حکم صادر فرما دیا۔ باشندگان شہر نے بہت کچھ تدابیر آپ کے روکنے کی کیں مگر جب سودمند نہ ہوئیں تو ان کے شگفتہ خاطر صدمۂ ہجر سے پژمردہ ہونے لگے

اور وہ حضرات پروانہ وار شمع رخسار مدار پہ نثار ہو کر آہ و بکا سے اپنی پیاری جانیں کھونے لگے۔ جب سرکار نے اُن کی بیقراری حد سے فزوں پائی تو پھر جونپور میں تشریف لانے کا وعدہ فرما کر رخص ہوئے اور اہل شہر وجد و شوق میں یوں عرض کرتے تھے۔

غزل

طراق جاں فزا مستانہ دارم — من از ہر دو جہاں پروانہ دارم

ز بھر رونمائی ہائے آں شوخ — سر خود بر کف نذرانہ دارم

شریک رنج و غم اندوہ حرماں — ندارم خویش نے بیگانہ دارم

بوقت وصل از من خدا را گو — بیا بنشیں ز تو پردہ نہ دارم

مبارک دشت مجنوں و امق را — ہوائے کوچۂ جانانہ دارم

شمع سا رخ اگر داری تو ایجاں — دل خود پر خوں پروانہ دارم

مروی ہے کہ شہر جونپور سے جب لکنو رمیں حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) پہونچے تو یہاں کثرت سے حضرات حلقہ غلامی میں داخل ہوئے اور حضرت مولانا قاضی محمود رحؒ صاحب بیعت ہو کر خلافت کے شرف سے ممتاز ہوئے اور آپ ہی سے سلسلہ مداریہ میں گروہ طالبانی

تیری رو خدا کا کروں وصف وہ کیا عجب مقام ہے جاں فزا　　ہے نزول رحمت کبریا بنا جس میں تیرا مزار ہے

پھر اگرچہ ڈھونڈھا سب کہیں ملا پیر تجھسا کوئی نہیں کیا　　بخدا اجابت بدیع دین دل و جاں تجھ پہ نثار ہے

ترا رحم خاص ہے رحم رب ہے غضب خدا کا تیرا غضب　　نہ تو حد ہے تیرے رحم کی نہ غضب کا تیرے شمار ہے

ترا ذرہ چمکا جو قہر کا تو سراج کو کیا سوختہ　　ہوا خاک سر سے وہ تا بپا بنا کالپی میں مزار ہے

کروں شرف تو حشر کا میں کیا بھلا کہ شفیع ہی دو سرا　　بطفیل حضرت مرتضیٰ مرا پیر شاہ مدار ہے

کہیں گل چمن میں ہیں کھل رہے کہیں بلبلوں کی ہے چہچہہ　　جنون جوش کے دن بھی آ گئے کہ اب آئی فصل بہار ہے

روایت ہے کہ جب واقعہ کالپی کے بعد حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) عازم جونپور ہوئے تو ابراہیم شرقی لے معہ ارکان دولت حضرت کا بڑی شان سے استقبال کیا اور حضرت کی شہر مذکور میں تشریف آوری کو افتخار دارین سمجھا اور بہمراہی برادر خویش اشرف خاں وزیر اعظم میر صدر جہاں اور معہ ارکان سلطنت کے حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) سے شرف بیعت حاصل کیا۔ اس رجوعات سے مولانا قاضی شہاب الدین ملک العلماؒ کے خرمن حسد کو شعلہ نخوت نے بھڑکایا۔ اور اُنھوں نے مخالفت پر کمر باندھی اور اسی لحاظ سے آپ نے جونپور کا نام حسدآباد رکھا آخر الامر قاضی صاحب جب حضرت اشرف جہانگیر سمنانیؒ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور اُن سے بہت کچھ ثنا و صفت حضرت زندہ شاہ مدارؒ کی سُنی اور بہ مطابق تحریر فصول مسعودیہ حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عذر معذرت کر کے طالب ہو کر سلسلہ عالیہ مداریہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کی خلافت سے افتخار حاصل کیا۔ قاضی صاحب کی بیعت ہوتے ہی کثرت سے حضرات بیعت ہو کر جام فیوض مداریہ کو نوش جان کر کے معرفت الٰہی سے بہرہ اندوز ہونے لگے۔ اور سب لوگ آپ ہی کا دم بھرنے لگے۔ جونپور میں عرصہ تک حضور رونق پذیر رہے اس وجہ سے باشندگان شہر کا یہ خیال تھا کہ حضرت ہمیشہ اسی جا سکونت پذیر رہیں گے مگر ہم لوگوں کو دیدار حق نما کے جلوے

سے بغیر غسل دفن کر دینے کی وصیت کرکے انتقال کیا اسی وجہ سے سوختہ مشہور ہے
خردمندان دور بین نے شیخ مذکور کی بنصر پر پانی چھوڑا وہ خاکستر ہو کر بہہ گئی
بغیر غسل کا بی میں دفن کر دیئے گئے اور قادر کی بھی شدت حدت سے حالت
دگرگوں ہوئی اور جنگل میں نکلکر خوراک مور مار بنا خالی میدان پاکر بادشاہ
ہوشنگ آباد نے شہر مسطور پر چڑہائی کی اور حکم ال ہوا آج بھی سراج الدین
کے مزار پر قہر حق کی بارش کے نزول کا اظہار صاحبان باطن پر ہوتا ہے
اور مثل سابق حضرت زندہ شاہمدار (روحی فداہ) کی چلے پر کثرت سے
بندگان خدا کی حاجت روائیاں اور اہم معاملات کی عقدہ کشایاں
ہوتی ہیں۔ اور ہمہ وقت رحمت الٰہی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور عرس
شریف کے موقع پر کچھ لوگوں کا اجتماع بھی ہوتا ہے۔ نجم القطب میں یہ واقعہ
یوں مرقوم ہے۔

مثنوی

پس بگفت آں عالم لوح وقلم
صبح عمر او مبدل شد بشام

سوختہ گشتہ سراج الدین ہم
سوختہ گشتہ سراج الدین تمام

بے وجودش ماند بے حالات او
درچراغش روشنی اصلا نماند

نے صفاتش ماند و نی درجات او
ہر کسے سوختہ او را بخواند

منطفی گشتہ چراغ حالتش
روز او ہمچو شب دیجور شد

مردہ گردیدہ چراغ ہمتش
شمع احوالش ہمہ بے نور شد

وند بالش ہیچ تاثیرے نماند
ہر کہ با شیران شود ہمسر پنجہ

نام او را سوختہ ہر اک بخواند
خویشتن را خود کند ہم رنجہ

غزل

تیرے ہجر میں اے شہ حلبئہ تیر ستم دل زار ہے
کروں ضبط آہ میں کب تلک تو خفا بہ فغان زار ہے

چاہی عماد الملک نے وقت زوال ہونے کی غرض سے روکا اور فرمایا کہ

حرامش بود نعمتی بادشاہ   کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ

بادشاہ مذکور نے اپنی ہتک تصور کر کے فیل پر سوار ہو کر دیکھنا چاہا دیوار حجرہ بلند ہو کر حائل ہو گئی اور وہ گستاخ واپس گیا اور قہر حق سے نڈر ہو کر کہلا بھیجا کہ ہماری حد سے فوراً چلے جاؤ حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) نے دریائے جمن کے پار تشریف لا کر قیام فرمایا اور اس بے ادبی کا نتیجہ یہ ہوا کہ قادر کے تمام اندام میں آبلے پڑ گئے علاج کرنا شروع کیا اور جب اس کی معالجہ سے حکمائے حاذق اور اطبا ارسطو صفت عاجز ہو گئے چار و ناچار سراج الدین کی جانب رجوع کیا انھوں نے بھی سعی بلیغ کی مگر کچھ سود مند نہ ہوئی آخر الامر اپنا پیراہن پہنا کر جاہنا شروع کیا لیکن یہ بھی کارگر نہ ہوا بقول شخصے ؎

قہر حق ہر کرا کند تاراج   نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

اور حضرت زندہ شاہ مدار کو جب یہ معلوم ہوا کہ سراج الدین قہر الٰہی کے دفعیہ کی کوشش میں ہمہ تن مشغول ہیں بارگاہ قاضی الحاجات میں عرض کیا کہ تیرا یہ فرمان ہے حدیث قدسی مَن عَادیٰ لِی وَلیاً فقد بارزنی بالمحاربۃ وفی روایۃ فقد اذنتہ بالحرب یعنی جس نے میری دلی سے دشمنی کی وہ مجھ سے لڑائی کو نکلا اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ تو مجھ سے لڑائی کے واسطے تیار ہو جا بس یہ سراج تجھ سے جنگ و جدال کرنے کو آمادہ ہے اس کی سزا کافی اس کو دے۔ امابعد وہ لسان مبارک جو کہ لایزال یتقرب الی العبد بالنوافل حتی احببتہ کنت سمعہ وبصرہ ویدہ ولسانہ الخ کی مصداق ہو چکی تھی اس سے ارشاد فرمایا کہ اے سراج چرا نہ سوخت اس جملہ کے برآمد ہوتے ہی سراج کے جسم میں سوزش پیدا ہوئی معاً انھوں نے سامعین موجودہ وقت

شد قابل ہم اکنوں این حالت ز امن — از عاشق دیوانہ تا چند حیائے تو
از دیدہ نمی بینم در سینہ نمی یابم — واللہ سوائے تو یا اللہ سوائے تو
از ناز بری ایکا و ز عشوہ دلاویزے — چشم تو کند بیخود ائے جان بفدائے تو
پرور کہ تو خواجہ افتادہ دل محزوں — باشد ز در رحمت یابد انعام گدائے تو

منقول ہے کہ آپ کے خلفائے باوقار نے بحیثیت دستور شہر کالپی میں بھی بہو جگہ یاد الٰہی کے واسطے حجرہ تیار کر دیا اور زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) اس میں مشغول بحق ہو گئے اور عماد الملک جو کہ قوم اجنہ کے بادشاہ تھے اور حضرت کی برکت سے دائرہ اسلام میں داخل ہو کر ظاہری حشمت اور ملک و سلطنت کو ترک کر کے باطنی بادشاہت کا شرف حاصل کر چکے تھے وہ حضرت ممدوح کی معبد خانہ کی ڈیوڑھی بانی کو بہبودیٔ دارین متصور کر کے دروازہ کی پاسبانی فرمانے لگے۔ اور جب کشف و کرامات کا شہرہ شہر مذکور اور قرب جوار میں پھیلا تو بمضمون

ہر کجا کہ چشمہ بود شیریں — مردم و مرغ و مور گرد آیند

ہر جانب سے مخلوق خدا کا تانتا لگا اور جو نامرادی کی پیاس سے جاں بلب تھا اس کو آپ کی بحر فیوض برکت سے جرعہ مقصود پہونچا۔ پس جب قادر شاہ بن محمود شاہ کے ان چرچوں سے کہ شہر میں حضرت زندہ مدار نے مشعل شرع ایسی دکھائی کہ جس سے راہ بھولوں کو راہ راست ہاتھ آئی ہے جنت آپ کے مریدوں کی جا ہے اور کوثر خادموں کی چاہ ہے۔ اور جب وہ شفاعت فرمائے گا گنہگاروں کو دوزخ سے بچائے گا گوش آشنا ہوئے اپنے استاد سراج الدین سے حضرت کی خدمت بابرکت میں حاضری کی اجازت طلب کی انھوں نے اپنی جانب سے بعقیدہ ہو جانے کے خیال سے روکا مگر قادر شاہ بیقرار ہو کر پوشیدہ طور پر آستانہ بوسی کو حاضر ہوا عبادت خانہ کے اندر جانے کی اجازت

گے۔ جا بجا چاہ اور مسجدیں تعمیر ہونے لگیں باطل پرستی کا بازار پھیکا اور
حق پرستی کا بازار گرم ہوا اہل اجمیر کی خوش قسمتی عجیب رنگ لائی اسی
اثنا میں حضرت سید معین الدین چشتی رحمۃ نے بھی اپنی تشریف آوری کا شرف
شہر مسطورہ کو بخشا ابھی ایک آفتاب کی روشنی تھی اور اب مہتاب بھی
پہونچا سبحان اللہ جہاں ایسی روشنیاں موجود ہوں وہاں کے حضرات
پر جسقدر انوار و برکات کا نزول ہو وہ کم ہے جس مقام کو ایسی ہستیاں
اپنے قدوم خوش خرام سے عزت بخشیں ہاں باران رحمت جسقدر برسے
وہ کم ہے اور جب حضرت خواجہ صاحب کو معلوم ہوا کہ کوکلا پہاڑی
پر حضرت زندہ شاہمدار قیام فرما ہیں اور مخلوق خدا کی ہدایت کرکے
سنت نبوی کو زندہ کر رہے ہیں بہت خوش ہوئے اور پہاڑ مذکور
پر تشریف لاکر آپ سے ملاقی ہوئے حضرت نے حاضران وقت
سے فرمایا کہ مجھے خواجہ صاحب کے انتظار ہی نے ابھی تک یہاں
روک رکھا تھا بحمد اللہ آپ آ گئے تم لوگ مثل میرے آپ کی اطاعت
و فرمانبرداری میں کمر بستہ رہنا اور اپنی حاجتوں کو آپ کی خدمت
میں رجوع کرنا انھیں کی برکت دعا سے اس کی عقدہ کشائیاں خداوند
تعالیٰ فرمائے گا اور خواجہ صاحب ہمیشہ یہیں سکونت پذیر رہیں گے
پس جو لوگ کہ آپ کی روانگی پر شرمندہ خاطر ہو رہے تھے ان کے قلب
کو تسکین بخش جملوں سے شگفتہ کیا اور حضرت خواجہ بزرگ سے ہمکنار
ہو کر سید محمد صاحب اور معہ ہمراہیاں اکثر بلاد و قصبات میں سیر
فرماتے گرداب کفر سے مخلوق خدا کو ساحل اسلام حضرت خیر الانام پر
پہونچاتے ہوئے جلوہ گر کالپی ہوئے۔

غزل

یا خواجہ بدیع الدین بستم بہ ہوائے تو　　　سوزیم چو پروانہ واللہ برائے تو

شریف کے بعد مدینہ منورہ جاکر روضہ اقدس پر حاضر ہوئے اور ایک عرصہ تک معتکف رہ کر مجلس پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے شرف اندوز ہوتے رہے ایک روز نجم الہدیٰ عاشق امام شفیع اعظم کا حکم ہوا کہ اے میرے پیارے چراغ اسلام کو روشن کرنے والے تاریکیٔ کفر کا داغ مٹانے والے ہند کو جا قنوج کے جوار میں ایک میدان وسیع ہے اور اس دشت میں ایک تالاب بآب و تاب تمام کار دو نوشے پاک صاف ہے اور یا عزیز کی آواز اس سے پیدا ہے وہی جائے مدفون آلعزیز ہے۔

غزل

دو عالم میں بلا شک ہیں مدار دو جہاں یکتا ۔۔۔ نبی کے خاندانیں ہیں یہ ہی باعزو شاں یکتا
کھلے گلزار احمد میں ہزاروں گل ولایت کے ۔۔۔ مدار العالمیں میں ہوئے عنبر فشاں یکتا
ہوئے کافر بھی ہیں صدہا ولی کامل زمانہ میں ۔۔۔ تیری نظر عنایت سے مدار دو جہاں یکتا
ہٹا فی الفور وہ غم لیا جب نام نامی کو ۔۔۔ ہوئی ثانی علی کے ہیں مدار دو جہاں یکتا
جو ہے دربار عالی کا گدا دنے اسکے ادنے ایک ۔۔۔ اسی شاہو نپہ شاہی ہے بلا ریب گماں یکتا
جو کرتے ہیں فرشتے آطواف مرقد والا ۔۔۔ بھلاتے ہیں اپنے دیسے و سیر جناں یکتا
جلایا قہر نے اُن کے سراج الدین کو بیشک ۔۔۔ غضب اُنکا غضب حق کا بلا ریب گماں یکتا

مروی ہے کہ حضرت بعد الفراغ حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ طیبہ معہ ہمراہیان افغانستان و ایران گجرات و پنجاب وغیرہ میں روشنی ہدایت کی دکھاتے اور بھولے ہوئے راستہ کو راہ راست پر لاتے ہوئے شہر اجمیر شریف میں دوبارہ کو کلا پہاڑی پر تشریف لے گئے اور طنطنہ کمالات و غلغلہ کرامات کا پھر ساکنان شہر مذکور کے گوش گذار ہوا۔ اور ہر جانب سے حاجتمندان عقیدتمند حاضر ہو کر دامن مقاصد کو گلزار مراد سے پر کرنے

کہانی کیا کہوں اپنی تنہائی کی — دلم شد از غم و ہم پارہ پارہ
توری بنتی کرت ہا کرت ہوں — نگاہ لطف کن بر من خدا را
توری ڈیوڑھی پہ ہے خوشوقت آدم — ز چشم مہر بنگر این گسدارا

نقل ہے کہ ہمشیرہ برادر زادگان حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت زندہ شاہمدار (روحی فداہ) نے بغداد سے ہمراہ لیکر کربلائے معلی کا سفر کرتے ہوئے اجمیر میں کو کلا پہاڑی کو اپنی رونق افروزی کا شرف بخشا اور ہزارہا باطل پرستوں کو طریقہ حق پرستی کا تعلیم کر کے راہ راست پر مستقیم فرمایا اور ان کافروں کے مزرعہ قلب سے بت پرستی کی بیخ کنی کر کے تخم ریزی اسلام و ایمان کی فرمائی۔ اگر آپ کا قدم خوش خرام ہندوستان میں نہ آتا۔ تو قیامت تک اس ملک سے طریقہ بت پرستی دور نہ ہوتا۔ اور تارہ گڈھ پر حضرت حسین خنگ سوار نے معہ ہمراہیان کے فی سبیل اللہ غزا کر کے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ کے شرف سے ممتاز ہو چکے تھے اور انحضرت کی نعشیں بے گور و کفن مدت دراز سے پڑی ہوئیں تھیں انکی تجہیز و تکفین فرمائی اور حضرت سید محمد جمال الدین جانمن جنتی کو بغرض چلہ کشی شغل حیات ابدی کو کلا پہاڑی پر چھوڑ کر اور چند دیار و امصار ہندوستان و دیگر ممالک کی سیر کرتے ادیان باطلہ کو مٹاتے پرچم دین احمدی ہر جگہ نصب فرماتے ہوئے اپنے پیارے وطن شہر حلب میں تشریف لے گئے اور اس کے قرب میں قصبہ چنار ہے وہاں آپ کے برادر حقیقی کی اولاد امجاد سے حضرت خواجہ ابو محمد ارغونؒ و حضرت مخدوم ابو تراب فنصورؒ و حضرت خواجہ ابو الحسن طیفورؒ صاحبزادگان سید عبد اللہ ابن ابراہیم ابن سید جعفر ابن قاضی سید محمود الدین برادر حضرت سید بدیع الدین بن حضرت قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبیؒ کو اپنی فرزندی معنوی میں قبول فرما کر حلقہ ارادت کیشوں میں داخل کیا اور اپنے ہمراہ لیکر حج بیت اللہ

حضرت کی خدمت میں حوالہ کر دیا اور حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) کی برکت تصرف سے یہ چاروں حضرات ولی جلیل القدر صاحب سند و ارشاد ہوئے۔

غزل

آپ کا لطف و کرم مولا مجھے درکار ہے
دو نو عالم میں تمھیں سے میرا بیڑا پار ہے

بی نصیبہ کو عطا فرزند حق نے دو کیے
آپ ہی کی بس دعا کا یہ اثر سرکار ہے

عندلیبوں کی طرح ہیں ہجر سے نالہ و فغاں
لو گل رعنا خبر اب خواہش دیدار ہے

جو کھلا گل خلد حضرت میں شہا کمہلا گیا
پہونچیے امداد کو یہ حالت گلزار ہے

ہے تلاطم بحر میں اب قوم کی کشتی حضور
پہونچے ساحل پر ابھی بس یک نظر درکار ہے

یا مدار العالمین اب چشم رحمت مجھ پہ ہو
کیوں کرم میں میری جانب سے رہی کچھ بار ہے

ہائے کیا آئی خزاں اس بہار خلد میں
اے فلک نیرنگ یہ کیا اب تیری رفتار ہے

میں تو ہوں بندہ تمھارا گو برا ہوں یا بھلا
غیر کا میں کیوں ہوں جب آپ سا سردار ہے

واہ کیا عمل علی پہ یوسف ثانی ہوا
نقد دل دینے کو ہر اک حاضر دربار ہے

دو نو عالم میں ہے سرکار کی چشم کرم
خواہش دل بس یہ ہی ضیغم کی بس کار ہے

غزل

سدا جگ مائیں ہے تمھرو سہارا
مدار دو جہاں لا ریب مارا

تو سس ہے اور دلی سگرے ہیں تارا
چہ تابش پیش خور باشد شہارا

ملت منسا ہے وا کو من کی مانی
بدرگاہت چو آرد التجا را

مسلماں کیا تو سے دوار سے ہیں ڈالے
یہودی و مجوسی ولنصارے

گشت ہے جیو کا سنکٹ میں موری
شہا این تا بکجا باشد گوارا

بنی بگڑی موری سب کاج پل ما
ز رحم لطف کن [illegible]ین خدا را

بناتا تو مری بگڑی کا گیا ہے
تو گر خواہی بگر دانی قضا را

الفراغ شغل کاظمین شریف وغیرہ میں مخلوق خدا کی ہدایت کرتے ہوئے
دوبارہ بغداد کو اپنی تشریف آوری کا شرف مرحمت فرمایا۔ آپکی برکت
دعا سے بی بی محمد وجہ کو پروردگار عالم نے دو صاحبزادہ سید محمد اور سید
احمد عطا کئے تھے مگر جس روز آپ شہر مذکور میں تشریف لے گئے تھے
اسی روز اتفاقیہ بی بی صاحبہ کے بڑے صاحبزادہ حضرت سید محمد صاحب
کوٹھے سے گر کر راہیئے ملک بقا ہوئے اور ان کی تجہیز وتکفین کی فکر ہورہی
تھی کہ معًا عیسٰی زماں حضرت مدار دو جہاں کی آمد والا کی خبر فرحت
اثر سے حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ کے گوش آشنا
ہوئے مایوسانہ حاضر ہوکر عرض کرنے لگیں کہ دائے حال مجھ خستہ دل پریش
کی کہ ایک روز وہ تھا کہ حضور کی برکت دعا سے خالق کون ومکاں نے دو
فرزند مثل مہر وخورشید کے عنایت فرمائے اور آہ میں آج اس اپنے مہتاب
کو پردۂ ابر زمین میں روپوش کرنے کو جاتی ہوں آپ نے ارشاد فرمایا
کہ ہمشیرہ عزیزہ پریشان ومضطرب نہ ہو سب ہو اس بے جاں کو میرے
پاس پہونچا کر قادر مطلق کی قدرت کاملہ کا تماشہ دیکھو یہ سنکر آپ خورسند
ہوئیں اور اس نعش کو آپ کی خدمت میں لے آئیں۔ حضور نے دوگانہ
ادا فرما کر اس جسد بے روح میں دوبارہ طائر روح کے داخل ہونے کی
دعا فرمائی اور سرہانے جاکر سید محمد[1] کے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد کیا کہ حاضرن
فوراً یہ جملہ قم باذن اللہ کا کام کر گیا اور اس بے جاں میں جان آگئی۔
پس اس کرامت کو ملاحظہ فرما کر حضرت غوث پاک نے دونوں ہمشیر
زادوں کو معہ برادر زادگان میر شمس الدین حسن ومیر رکن الدین حسن
عرب کو آپ سے بیعت کرا کے تعلیم اسرار حق کے واسطے ہمیشہ کیواسطے

---

[1] سید محمد صاحب کا مزار فائض الانوار سیلہ عرف جبی نگر صوبہ بہار میں ہے ۲؎ آپکا مزار شریف
گوجلیو میں ہے ۳؎ دہرم شالہ جو موضع مذکور کے قریب ہے آپکا مزار شریف یہیں ہے نوٹ غنج مکن پور شریف ایک کوس
بعد دریا کے پار ہیں۔

ملول خاطر رہتی ہوں اور عقیمہ ہونے کے طعنہ عورات محلہ کے لیل و نہار سہتی ہوں خدا کیواسطے میرے لئے دعا فرمائیے کہ میں صاحب اولاد ہوں۔ حضرت موصوف نے لوح محفوظ کا معائنہ کر کے ارشاد کیا اے ہمشیرہ عزیزہ خوش ہو کہ تیری اولاد کا ہونا برگزیدۂ پروردگار حضرت زندہ شاہمدار (روحی فداہ) کی دعا پر منحصر ہے بمطابق بکلِ امرٍ مرہونٌ باوقاتہا وقت کی منتظر رہو جب وہ تشریف لائیں تو انسے حدیقہ نسل کے بار ور ہونے کی تمنا کا اظہار کرنا انشاء اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے کامیاب ہوگی۔

الغرض جب بی بی موصوفہ کی خوش قسمتی اور طالع بلندی سے حضرت شہنشاہ اولیاء کبار حضرت زندہ شاہمدار (روحی فداہ) بغداد میں رونق بخش ہوئے اور آپ کے فضل عمیم اور ظہور کرامات عظیم کا شہرہ ہر خاص و عام میں پھیل گیا۔ تو بی بی نصیبہ صاحبہ عفیفہ پہلے ہی سے چمن انتظار میں مانند نرگس چشم وا تھیں حضرت کی آمد والا کی خبر سُنکر بہت خوش ہوئیں اور حضور کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کی جلوہ گری سے صد ہا ابواب بشاشت و سرور کے اس مہجور پر کھل گئے۔ فضل حقیقی سے میرے تمام وہم و غم کے دفعیہ کے اسباب مہیّا ہو گئے۔ للّٰہ اس نامراد کے حق میں صاحب اولاد ہونے کی دعا فرمائی۔ اور عقیمہ ہونے کی برائی سے بچائی۔ آپ کا دل یہ کلمات حسرت آیات سُنکر بھر آیا اور آبدیدہ ہو کر درگاہ مجیب الدعوات میں بی بی نصیبہ صاحبہ کے گلزار نسل کے پر بہار ہونے کی استدعا پیش کی ہدف دعا نشانہ مقبولیت پر پہونچا فرمایا کہ ہمشیرہ صاحبہ بر آرندہ حاجات دو فرزند ارجمند تمھارے بطن سے مبعوث فرمائے گا مگر اس میں ایک میرا ہوگا۔ بی بی موصوفہ نے دریا دلی کے ساتھ عرض کیا کہ دونوں آپ ہی کے ہونگے۔ اس کے بعد حضرت سیر و سیاحت کرتے ہوئے در کوہ پر پہونچے اور وہاں ایک مدت دراز تک شغل حیات ابدی فرماتے رہے اور بعد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دستار مبارک اور حضرت یوسف علیہ السلام کا نقاب اپنے دست حق پرست سے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنے برخوردار زندہ شاہمدار کے زیب بدن فرمایا۔ اور سات لقمہ شیر برنج کے تناول کرائے جب لقمے حلق کے فرو ہوئے چودہ طبقات کی اسرارات آپ پر مبرہن ہو گئے اور حضور نے فرمایا کہ اے میرے پیارے خوش ہو کہ اب اس کے بعد کبھی خواہش اکل و شرب کی نہ ہو گی اور یہ ملبوسات جو پہنائے گئے ہیں یہ ہمیشہ صاف و شفاف رہیں گے اور میلے اور کہنہ نہ ہونگے۔ اور بعد وقوع اس واقعہ کے نہ وہ محل اور نہ باغ نظر آیا صرف شیر برنج کا مزہ حلق میں اور لباس مبارک کو زیب بدن پایا شکر الٰہی بجالائے اور پہاڑ پر تشریف لیجا کر مراقب ہوئے اور اسی اثنا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نیاز حاصل ہوئی انھوں نے آپ کے قریب پہونچا حضور اسپر جلوہ گر ہوئے اور مضافات گجرات میں مخلوق خدا کی ہدایت کرنے کے بعد حرمین شریفین اور کاظمین وغیرہ ہوتے ہوتے شہر بغداد کو اپنے رونق افروزی سے مشرف فرمایا۔

غزل

کرم فرما ہیں جب اپنے مدار العالمین ہوکر رہیگی میری مٹی بھی زمین پر آسماں ہوکر

یہی آنکھوں کو حسرت ہے یہی دل کی تمنا ہے کبھی حضرت تو آنکلو یہاں ہو کر وہاں ہوکر

مزا کیا ہجر کے جینے میں مرنا زندگانی ہے بہتر ہے موت سے جینا جئے گر نیم جاں ہوکر

انھیں کا تخت میں جلوہ انھیں کے نوق روشن ہے یہ آجاتے ہیں دم بھر میں زمین نے آسماں ہوکر

تصدق اپنی رحمت کا لئے سر رحمت عالم ملو فضل کو لئے مولا کبھی تو مہرباں ہوکر

مروی ہے کہ حضرت بی بی نصیبہ صاحبہ نے اپنے برادر معظم حضرت غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ شجر نسل بیثمر نہ ہونے کی وجہ سے میں

روز ازل ہی سے ختم اللہ علیٰ قلوبہم الخ کے مصداق ہو چکے اسلئے آپ کی ہدایت
ان بدبختوں کیواسطے کچھ کارگر نہ ہوئی اور انکی گستاخی کیوجہ سے جہاز تباہ
ہوگیا اور وہ سب ہلاک ہوگئے۔ صرف ایک تختہ کے ذریعہ سے ناخدائے حقیقی
نے آپ کو کنارہ پر پہونچایا اور وہاں سے روانہ ہوکر آپ ایسے محل عالیشان پر پہونچے
کہ جس کے دروازہ پر ایک پیرمرد نورانی نے آپ کا نام لیکر سلام کیا حضور
نے جواب سلام دیکر ارشاد کیا کہ میں ایک اجنبی شخص نو وارد ہوں آپ میرے
نام سے کیا واقف ان بزرگ نے جواب دیا کہ میں کیا آپ ایسے برگزیدہ
رب العلیٰ ہیں کہ ہر طبقہ ارض وسموات کی مخلوق آپ کے اسم گرامی سے واقف
ہے اور اس محل کے چودہ حرم ہیں اور ہر حرم کے دروازہ پر ہر طبقہ کی مخلوق
کا ایک شخص آپ کی زیارت کا مشتاق کھڑا ہے اور جد اگانہ ناموں سے
آپ کو سبقت سلام کرے گا۔ یہہ کہکر آپنے حرم کی سیر کرا کے حرم ثانیہ
پر پہونچا دیا اور وہاں بھی دروازہ پر ایک نیک مرد ستودہ سیر الستادہ
تھے انھوں نے بھی سلام کرکے اپنے حرم کی عجائبات دکھا کر حرم ثالثہ
کے دروازہ پر پہونچایا الغرض اسی طرح چودہ حرم سے گزر کر مکان خاص
میں جب آپ پہونچے تو ایک تخت آراستہ و پیراستہ پر اپنے جد بزرگوار حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما پایا یہ دیکھکر آپ کا دل
ایسا خوش ہوا کہ پھولا نہ سمایہ۔ اور حضور لامع النور نے اپنے فرزند
کو شفقت سے بلاکر آغوش کرم میں جگہ مرحمت فرمائی۔ اور کچھ عرصہ کے
بعد ایک شخص نورانی نے شیر برنج ایک تباق میں اور صندوقچہ لاکر
حاضر خدمت کیا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صندوقچہ سے
پیرہن نکالکر فرمایا کہ یہ ملبوسہ حضرت آدم علیہ السلام کا ہے جب زمین پر بہشت
سے اتارے گئے تھے تو ان سے یہ لے لیا گیا تھا بجمد اللہ وہ امانت
عزیزم کی عزیز کو اسوقت ملی اور حضرت ادریس علیہ السلام کی ازار اور

کابلی اپنی کتاب فاتح الفاتح میں مرقوم فرماتے ہیں ؎

شاہی کہ کمال اسم اعظم با اوست — نقش آدم نگینۂ خاتم با اوست
درہند ظہور کردم بر نام مدار — یعنی کہ مدار کار عالم با اوست

غزل

خدایا شکر کیا مجھ سے ادا ہو تیری رحمت کا — کیا مداح مجھ کو نائب ختم الرسالت کا
نہ مجھکو دغدغہ کچھ نار دوزخ کے سر حد کا — عذاب گور کا دھڑکا نہ کھٹکا ہی قیامت کا
نہ فکر فاقہ غم کا نہ اندیشہ فلاکت کا — نہ مشکل اپنی مشکل ہے نہ خدشہ ہی مصیبت کا
یہ کیوں کچھ ہو میں کہلاتا ہوں اس شاہ ولایت کا — اٹھایا جسکے جد پاک نے بیڑا شفاعت کا
میرا حامی ہو وہ واقع ہے جو سر درد رحمت کا — الم کا رنج کا غم کا بلا کا ہم کا آفت کا
بدیع الدین نام پاک ہی اس کے حضرت کا — ریاض دھر میں ہے نو ریحیں کی ریاضت کا
مدار دو جہاں شہرہ ہے تیرے خرق عادت کا — عبادت کا ریاضت کا سخاوت کا کرامت کا
شہا تو آئینہ ہے پنجتن کے خلق و ہمت کا — شمائل کا حیا کا حلم کا صورت کا سیرت کا
تو ہی آل نبی تجھ پر ہمہ یہ کیوں نہ ہو شایاں — شرافت کا نجابت کا سیادت کا نقابت کا
گدایان در والا سے تیرے نام ہے بندہ — عمل کا توکل کا تواضع کا قناعت کا
ترے درگاہ رشک خلد کا خائف نہیں طالب — ارم کا خلد کا فردوس کا کوثر کا جنت کا
مٹایا ہند سے نام و نشاں اے شاہ دیں تو نے — بتوں کا بت پرستوں کا غضب کا شر کا بدعت کا
مدار دو جہاں ہے دو جہاں میں آسرا تیرا — مدد کا دستگیری کا سفارش کا حمایت کا
ازل سے ہوں میں بندہ آپ کے لطف و نوازش کا — کرم کا لطف کا شفقت کا رحمت کا
دکھا منھ اپنے خوشنوقت حزیں کو جلد آ مولا — خوشی کا خرمی کا عیش کا عشرت کا راحت کا

روایت ہے کہ جب شہنشاہ اولیاء کبار حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) عازم ملک ہند ہوئے اور جہاز پر سوار ہو کر اہل جہاز کو نصیحت آمیز کلمات فرما کر کفر سے نکال کر ساحل اسلام پر پہونچانا چاہا لیکن وہ لوگ

جو دل میں غور کرے معنی نحن اقرب کے — حصول مطلب حبل الورید ہو جائے
ظہور جلوۂ مرشد ہے خانۂ دل میں — جو آنکھ ہو تو نصیب اسکو دید ہو جائے
جو کے سلسلۂ قطب دین میں داخل ہو — جہاں کا پیر یہاں کا مرید ہو جائے
میں کعبہ ہو کے مدینہ ابھی پہونچ جاؤں — جنوں جو وصل خدا ئے مجید ہو جائے

حکایت ہے کہ روز ازل کو جبکہ ملائکہ نے بحکم رب الجلیل تین صفیں روحوں کی مرتب کیں تو صف اول میں ارواح انبیا علیہم الصلواۃ والسلام اور صف دوم میں ارواح اولیاء عظام اور صف سوم میں کل مخلوق کی روحیں داخل کیں تو بفحوائے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ سید الابرار حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) کی روح پاک دوسری صف سے نکل کر صف اولیٰ میں داخل ہونے لگی حکم ہوا کہ تم صف اول اور صف ثانی کے درمیان میں رہو کیونکہ مرتبہ مداریہ درمیان نبوت اور ولایت کے ہے جیسا کہ حضرت ظہیر الدین الیاس رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ الیاس میں لکھا ہے کہ اَلْمَدَارُ مُتَعَلِّقٌ بَیْنَ النُّبُوَّۃِ وَالْوِلَایَۃِ پس آپ کی روح مبارک صف اولیٰ اور دوم کے درمیان میں رہی اور حضرت اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے لطائف اشرفی میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم زمانہ نبوت سے پہلے درجہ قطب المدار پر تھے وہی مرتبہ حضرت زندہ شاہ مدار کو آپ نے عنایت فرمایا مدار اعظم ہیں ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے قلمبند فرمایا ہے کہ جو فیوضات و احکامات دربار نبوی سے صادر ہوتے ہیں اسکی اطلاع بلا واسطے غیرے حضرت قطب امدار کو ہوتی ہے اور آپ اپنے ماتحتوں کو درجہ بدرجہ پہونچاتے ہیں اور وہ حضرات جو امور قابل اطلاع ہوتے ہیں وہ حضرت موصوف کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور آپ دربار نبوی میں عرض کرتے ہیں جیسا کہ حضرت ملا عالم

اھلاً و سھلاً مرحبا۔ آپ نے قبہ الانور کا طوائف کیا اور مرقد مبارک کو بوسہ دیکر درود خوانی میں مشغول ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لخت جگر کو زیارت حق نما سے مشرف فرماکر بعالم روحانی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سپردگی میں دیا آپ نے باطنی نعمتوں سے مستفیض کر کے علوم اولین و آخرین تعلیم فرمایا اور حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہ کی خدمت بابرکت میں لیجا کر عرض کیا کہ یہ جوان حضور کے نسل مبارک سے سعید ازلی ہے اس کے سینہ کو اسرار الٰہی کا گنجینہ بنا کر دربار نبوی میں پہونچا دیجئے چنانچہ سرکار نے بھی اپنے فرزند جگر پیوند کو علوم معرفت سے بہرہ اندوز فرمایا اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے جا کر عرض کیا کہ اب یہ قرۃ العین خلعت خاص کے لائق ہے حضرت نے بھی اپنی نسبت سے مالامال کیا اور کمال رافت و رحمت سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے ماحی کفر و بدعت ہندوستان میں جا کر الودگان کفر و ضلالت کو دارۃ اسلام میں لاؤ میں نے تجھکو مدار العالمین کیا ہے اور یہ منصب تمامی درجات ولایت ابدال و اوتاد اور نجبا و نقبا اور اغوات و اقطاب میں برتر اور النسب ہے پس حضرت بمطابق فرمان والا عازم ہندوستان ہوئے اور بسطام میں پہونچکر حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی بیعت ہو کر ظاہرہ نسبت کو قوی فرمایا اور جانشینی سے افتخار حاصل کیا اور طریقہ طیفوریہ کی اشاعت فرمائی اور آپ کا منجملہ اور طریق کے طریقہ طیفوریہ مداریہ اسیوجہ سے مشتہر عالم ہو گیا۔

غزل

جو چاہے خالق اکبر کی دید ہو جائے
ہمارے پیر کا آکر مرید ہو جائے

وہ پیر کون ہے یعنی شہ بدیع الدین
کہ جس کی دید میسّر ہو عید ہو جائے

اور مدت دراز تک مشغول بحق رہ کر یاد الٰہی کے مزے اٹھاتے رہے۔

غزل

جو دربار نبوت سے کوئی پیغام آتا ہے — تو اے قطب دو عالم آپ ہی کے نام آتا ہے

فلک کے ہاتھوں ہم برباد تو ہونے کو ہو جائیں — مگر فرمائیے کس کے سر الزام آتا ہے

تمھیں یک لاج رکھتے ہو زمانے میں غلاموں کی — مصیبت میں نہیں تو تو کون کس کے کام آتا ہے

تمھاری دامنِ رحمت میں ان کو ہے جگہ ملتی — زمانے سے جو پھر پھر کے کوئی ناکام آتا ہے

تمھیں فریاد سنتے ہو تمھیں بگڑی بناتے ہو — بھلا یہ تم سے اچھا اور کسکو کام آتا ہے

بجا الزام غفلت مجھ پہ لیکن اے میرے مولا — نظر آغاز طوفاں میں کسے انجام آتا ہے

قمر تسکین کی رو دوڑ جاتی ہے مرے دل میں — زباں پر جب شہِ ہر دو جہاں کا نام آتا ہے

الغرض جب غار مذکور میں عرصہ دراز تک حضرت زندہ شاہ مدار (روحی فداہ) بمطابق حدیث لِکُلِّ شَیْءٍ صَقَالَۃٌ وَّ صَقَالَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرٌ سے قلب مبارک کا تصفیہ اور تزکیہ کرتے رہے اور بفحوائے فَاذْکُرُوْنِیْ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی یاد کا شربت خوشگوار نوش فرماتے رہے اور جب حلاوت اُذْکُرْکُمْ سے محظوظ ہو چکے تو پھر بیت اللہ شریف روانہ ہوئے اور وہاں پہونچکر نہایت خلوصیت و محبت سے ارکان حج ادا فرمائے اور ایک روز بحالت مراقبہ یہ آواز گوش گذار ہوئے کہ اے برگزیدہ بارگاہ اللہ اور اپنے جد اعلیٰ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوکر حضرت نبی الکونین علیہ التحیۃ والتسلیم کے گلزار فیوض سے گل مقصود چنکر دامن مراد کو لبریز کر۔ پس یہ مژدہ فرحت افزا سنکر آپ کا دل باغ باغ ہوا اور بخوشی خاطر روانہ ہوگئے اور مدینہ منورہ کا راستہ جوں جوں طے ہوتا جاتا تھا آپ کا اشتیاق رنگ لاتا جاتا تھا اور جسوقت روضۂ منورہ حضرت کے پہونچے مزار فائض الانوار سے آواز آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِبْنِی

آپ کو عطا ہوا تھا کہ دن دونی اور رات چوگنی ترقیاں ہوتی جاتی تھیں مثل مشہور ہے کہ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ اور چودہ (۱۴) سال کی عمر میں تمام علوم تفسیر و فقہ اور علم حدیث وغیرہ میں آپ کو تجربا حاصل ہو گیا۔ اور علم ریمیا و سیمیا اور ہیمیا و کیمیا مثل آپ کے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اور وہ اسرارات و نکات جو کہ علماء زمانہ سے حل نہیں ہوتے تھے وہ بآسانی آپ ظاہر فرما دیا کرتے تھے اور عالم میں محدث مشہور تھے اور تھوڑے ہی زمانہ میں آپ کے خرق و عادات اور کشف و کرامات کا شہرہ عالمگیر ہو گیا تھا اور مخلوق خدا کا اجتماع کثرت سے رہتا تھا اور آپ کی برکت دعا سے قاضی الحاجات ان کی حاجت روائیاں اور عقدہ کشائیاں فرماتا تھا۔

غزل

مدار دو جہاں کی ذات پہ مشکلکشائی ہے
خدائے پاک نے انکی عجب سیرت ئی ہے

وہ خدیۂ عشق ہو پیدا احد ہے دیکھو مجھے دیکھو
کہ شایان آپ چہرہ سے شان کبریائی ہے

تھیں چاہنے ولیوں پر خدا نے ہے شرف بخشا
مقام صمدیت پایا یہ خالق تک رسائی ہے

جو ہو مجلس الآئیں حضرت کے بلا شک وہ
وہ دیکر نقد دل اپنا ہوا وسے فدائی ہے

ازل سے آپ ہی کا ہوا نہیں کچھ غیر سے مطلب
پڑا ہوں آستانہ پر مقدر آزمائی ہے

مقام شرم ہے گر غیر سے چاہوں مراد اپنی
انھیں کی ذات اللہ پر میری عقدہ کشائی ہے

فراق و طیل مولا سے ہیں لبوں پر جان ضیغم ہے
خبر لیجیے کہ جان زار پرا بتو بن آئی ہے

مروی ہے کہ علم ظاہری جب آپ کا تجربہ پر پہونچ گیا تو آپ نے اپنے والدین سے اجازت حاضری خانہ کعبہ اور زیارت مزار فائض الانوار اپنے جد مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل کی اور عزیز و اقارب سے مرخص ہو کر روانہ ہو گئے اثنائے راہ میں ایک غار تیرہ و تار نظر آیا اس کو گوشۂ عافیت سمجھکر بموجب اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ معبود حقیقی کے یاد کے واسطے اس کو اپنا قیام گاہ بنایا اور

کمال لڑکا پیدا ہوا۔

رباعی

زوج نصیب کہ در حنانہ علی جیلی﷫ | شد است قبلۂ حاجات شرقی و غربی
چناں جمال خدا داد ذوات پاکش را | کہ ماہ غربی و خورشید عجمی و عربی

غزل

یا مدار العالمیں نور خدا تم ہی ہو تو | مظہر شان محمد مصطفےٰ تم ہی تو ہو
بحر سادات وو لایت کے صدف میں بیگماں | دُرّ لاثانی و گوہر بے بہا تم ہی تو ہو
نور عین حیدر و حسنین ہو تم کیوں نہ ہو | عارف باللہ فخر اولیا تم ہی تو ہو
ہو طلب جس نے کیا وہ چند اس کو دیدیا | منبع جود و سخا بحر عطا تم ہی تو ہو
روئے روشن پر تمھارے محو تھی خلق خدا | واہ کیا ثانی یوسف مہ لقا تم ہی تو ہو
بحر عصیاں سے بچاؤ شافع روز جزا | کشتی امت کے بیشک ناخدا تم ہی تو ہو
منزل راہ محبت جلد طے فرمائی | اپنے اس ضیغم کے مولیٰ رہنما تم ہی تو ہو

منقول ہے کہ جب آپ کی عمر شریف پانچ سال کی ہوئی تو حضرت کے والد بزرگوار نے بمطابق سنت سنیہ آپکی بسم اللہ کی اور بنظر اطلب العلم فریضۃً عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ و مُسْلِمَۃٍ اور بفحوائے اُطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ حضرت عالم ربانی مولانا خدیفہ شاہی جو کہ علم و فضل میں بے نظیر تھے ان کے سپرد کیا اور بوقت تشریف لیجانے مکتب طرف ہاتف اولی اللہ کی آواز آتی تھی اور مکتب نشینی کے بعد خود بخود الف کا معنی اظہار فرمائے اور ایک ہی جلسہ میں آپ نے کلام پاک پورا فرما لیا اور پڑھنے کے وقت عجیب و غریب نکات و رموز قرآن مجید فرقان حمید کے ظاہر کئے کہ جس سے حضرت مولانا کو حیرت ہوتی تھی اور فرماتے تھے کہ یہ سعید ولی ازلی بہت بڑا جلیل القدر بزرگ اور عالم کا ہادی و رہنما اور خضر وقت ہوگا۔ اور یہ ذہن خداداد ایسا

وسلم معہ آل اطہار و حضرات صحابہ کبار و حضرت خضر علیہ السلام کے خانہ حلبی رح کو اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمایا کہ جس سے آپ کا گھر منور اور روشن ہو گیا اور ہفتہ تک خوشبو زائل نہیں ہوئی اور عجیب و غریب عجائبات ظہور میں آئے کہ جس سے سامعین نے بحر محویت میں غوطہ لگائے حالانکہ یہ مظاہرہ امور قرین قیاس کے باہر ہیں لیکن تخلیق عامہ و خاصہ میں شرق و غرب اور زمین و آسمان کا فرق ہے کہ جس پر کرامتہ الاولیا حق شاہد ہے اور ولادت شریف کے بعد ہذا ولی اللہ کی آواز سامعین کے گوش گذار ہوئی کہ جس سے آپ کا ولی ازلی ہونے کی تصدیق ہوئی اور پردہ غیب سے یہ آواز لوگوں نے سنی کہ یہ سعید ازلی برگزیدہ مقبول پروردگار اور اپنے وقت کا قطب المدار محبوب غفار ہوگا اور اس پر حق تعالےٰ اور حضرت سرور کائنات صلعم کا بہت پیارا ہوگا اور یہ لڑکا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ کے نسل سے عالی نسب بلند حسب والا تبار ہوگا۔

غزل

جو سید ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو
جو آقا ہو تو ایسا ہو جو افسر ہو تو ایسا ہو

ملا جو آپ سے پہونچا دیا اس کو محمد تک
جو ہادی ہو تو ایسا ہو جو رہبر ہو تو ایسا ہو

خدا سے ہو گئے واصل مدار العالمیں ہو کر
نصیبہ ہو تو ایسا ہو مقدر ہو تو ایسا ہو

گروہ اولیا میں کون ہم پایہ ہوا تیرے
جو والی ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو

عبادت میں ریاضت میں فرشتوں سے تم ہو افضل
جو عالی ہو تو ایسا ہو جو برتر ہو تو ایسا ہو

آپ کی ولادت باسعادت کے بعد تمام گھر از ارض تا سما چمک دمک اٹھا اور حضرت قدس سرہ کا چہرۂ انور بدر فلک کے مانند درخشاں حضور لامع النور کو دیکھکر لوگوں میں یہ شور مچا کہ قاضی صاحب کے یہاں یوسف جمال صاحب

السلام اے چشمۂ جود و سخا فیض زماں   السلام اے منبع بر عطا امن و اماں
السلام اے ضیغم برج شرافت عز و شاں   السلام اے مرجع مقصود عالم بیگماں

آپ کی والدہ مکرمہ فرماتی ہیں کہ قبل ولادت باسعادت شہنشاہ اولیاء
کبار محبوب غفار قطب المدار (روحی فداہ) ہمسایہ کے یہاں سے طعام نفیس
آیا میں نے سیر ہو کر کھایا حضرت کو ایسی شکم میں بیتابی اور بے چینی ہوئی
کہ جس سے میں بہت گھبرائی اور ایسا استفراغ ہوا کہ جان کے لالے
پڑ گئے عورات محلہ بیساختہ نصیحت آمیز کلمات زباں پر لائیں کہ ہر اک
جگہ کے کھانے کو تناول نہ فرمایا کیجیے اس پڑوسی کی گذر اوقات سود
خواری پر ہے اور یہ سراسر حرام پیسہ کا اثر ہے خوش ہو کہ یہ آپکی خوش نصیبی
اور بلند اختری کا سبب ہے کہ لخت جگر آپ کا بفضلہ تعالے صاحب تقوی
اور ولی ازلی جلیل القدر رہے ؎

غزل

طرۂ راس اولیا ہو تم ٭ درۃ التاج اتقیا ہو تم ٭ شکم مادر میں بھی ہو صائم ٭ واہ کیا صاحب اتقیا ہو تم
خاص حضرت رسول اکرم کے ٭ جانشیں اور دلربا ہو تم ٭ نور عین بتول اور حسنین ٭ پارۂ جان مرتضی ہو تم
ترک دنیا کا یہ شرف پایا ٭ جملہ ولیوں کے پیشوا ہو تم ٭ لاکھوں گمراہ ہدایت پا گئے ٭ مذہب حق کے رہنما ہو تم
بندۂ خاص عاصی ضیغم   اس کے ہادی و پیشوا ہو تم

روایت ہے کہ حضرت نے ولادت شریف کے بعد حاکم لایزال کی
وحدانیت اور حضرت رسالت مآب صلعم کی رسالت کی گواہی دی اور
پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حوران جنت اور غلمان بہشت نے مع ملائک
اعلی آ کے دولت کدہ پر حضرت قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی پر آ کر آپ کو مبارکباد
دی اور روح پر فتوح شہنشاہ کونین حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ

حسرت میں جسکی دو بھر اب ہو گیا ہے جینا　　اس دل کے مدعا سے میرا سلام کہنا

احمد سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

قطب جہ دو سرا سلام علیک ÷ سر اولیا سلام علیک ÷ وارث حق خفی و جلی ÷ عالم منتہی سلام علیک

طرۂ تاج صالحین ہو تم ÷ رہبر الاتقیا سلام علیک ÷ اولیا سر جھکا کے کہتے ہیں ÷ اے شہ اصفیا سلام علیک

رہبر جن و انس حور و ملک ÷ نائب مصطفےٰ سلام علیک ÷ مظہر شان خالق اکرم ÷ سر ذات خدا سلام علیک

جملہ مخلوق کیطرف سے شہا ÷ تا بروز جزا سلام علیک ÷ ہادی دین مہدی ملت ÷ پیشوا رہنما سلام علیک

ضیغم بیشہ الست ہیں آپ　　جان و دل مرتضیٰ سلام علیک

دیگر

صلوٰۃ و سلاموں کا سہرہ سجا کر　　یہ حوران جنت ہیں لائی بنا کر

مدار دو عالم کے سر پر سجینگی　　یہ حکم خدا کو ادا یوں کریں گی

شفاعت یہ امت کی بیشک کریگا　　یہ روز جزا کو جب دو لہا بنے گا

چمن کی جو کلیاں شگفتہ ہوئی ہیں　　یہ پڑھتی سلام ان پہ آٹھو پہر ہیں

چہک یہ چمن میں جو بلبل رہی ہے　　سلاموں کے نغمہ میں نجود ہوئی ہے

یہ گلشن میں جو سرو ایک با کھڑا ہے　　مودب سلام عرض یہ کر رہا ہے

تو بسم اللہ کہکر کے باد صبا اب　　دے پہونچا سلام ان کو بھر خدا اب

درود و سلاموں کی بارش ہو انپر　　خدائے دو عالم کی رحمت ہو ان پر

یہ ضیغم جو دل کی شگفتہ کلی ہے　　صلوٰۃ و سلام انپہ پہونچا رہی ہے

دیگر

السلام اے قطب کل قطب المدار دو جہاں　　السلام اے رونق گلزار عرفان جہاں

السلام اے موجب فیضان رب دو جہاں　　السلام اے عندلیب باغ ختم المرسلیں

السلام اے مرہم اندوہگین خستہ دلاں　　السلام اے دستگیر خستہ جان بیکساں

پیدا ہوئے نبی کے جاں فخر ولایت شہہ شہاں مظہر فیض رب جہاں عالی نسب والا شاں
شمع حق منیر اللہ مہدی دین مدار اللہ فیض غم شریعت رسول اللہ لا الہ الا اللہ

سلام

اے شمس والضحیٰ سے میرا سلام کہنا — اے بدر والسما سے میرا سلام کہنا
اے روح مرتضےٰ سے میرا سلام کہنا — اے بحر ناخدا سے میرا سلام کہنا
احمد سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

یثرب کی جانے والی باد صبا ٹھہر جا — بہر نبی ٹھہر جا بہر خدا ٹھہر جا
مجھ بے نصیب کی بھی سن لے ذرا ٹھہر جا — پھر جا کے مدعا سے میرا سلام کہنا
احمد سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

طیبہ کے جانے والے لیلوں تری بلائیں — آنکھوں میں جگمگائیں جب نور کی شعاعیں
روضہ کی جالیوں سے ٹکرائیں جب نگاہیں — تب محیط ضیا سے میرا سلام کہنا
احمد سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

ہاں بنکے میرے آنسو اے آسماں کے تارو — میرے غریب دل کے ٹوٹے ہوئے سہارو
جس کی ضیا کے پل پر جگمگ ہو تم ستارو — اس نور کبریا سے میرا سلام کہنا
احمد سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

ہستی کا میرا بیڑا منجھدار میں پڑا ہے — دریائے زندگی میں طوفاں سا اٹھا ہے
جاری صبا چلی جا تیرا ہی آسرا ہے — اور جا کے ناخدا سے میرا سلام کہنا
احمد سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

مطلوب چشم موسیٰ محبوب ابن مریم — جسیہ خلیل شیدا قربان جسیہ آدم
جس کو بنا کے بھیجا اللہ نے مکرم — اس فخر انبیا سے میرا سلام کہنا
احمد سے مصطفےٰ سے میرا سلام کہنا

محبوب کی گلی کو کہتے ہیں سب مدینہ — میرے لئے قمر جو ہے نوح کا سفینہ

جبکہ ہر سو شعاعیں درخشاں ہوئیں — ہر حجر پھر تو لالِ یمن ہو گیا

حبِ حضرت سے جو دل معطر ہوا — رشکِ خاص وہ مشکِ ختن ہو گیا

کفر کافور کر بت شکستہ کرے — اور لقب آپ کا بت شکن ہو گیا

قم باذنی کہا تو لاریب وہ — زندہ بغداد میں جانمن ہو گیا

جو کہ مدِ نظر خاص حضرت ہوا — وہ لاریب پیرِ زمن ہو گیا

دشتِ عرفان کا ضیغم بلا شک ہے وہ — جو کہ سگ حضرت پنجتن ہو گیا

غزل دیگر

قطب کل قطب المدار العالمین پیدا ہوئے — رونق گلزار ختم المرسلین پیدا ہوئے

مقتدائے عارفان عالمیں پیدا ہوئے — نور عین رحمۃ اللعالمیں پیدا ہوئے

خاصۂ خاصانِ رب العالمین پیدا ہوئے — مظہر فیضانِ ختم المرسلیں پیدا ہوئے

عندلیب گلشنِ دینِ متیں پیدا ہوئے — ثمر باغ خاص زین العابدین پیدا ہوئے

ضیغم دشتِ شفیع المذنبیں پیدا ہوئے — جوہر گنجینۂ صدق و یقیں پیدا ہوئے

ایضاً

فخرِ ولایت آ پہونچے شمعِ ہدایت آ پہونچے کانِ عنایت آ پہونچے بحرِ سخاوت آ پہونچے
زینتِ حق زین اللہ لمعہ محمدؐ نجم اللہ مظہر احمد مجمع اللہ لا الٰہ الا اللہ

شامِ حقیقت مہکنے لگے آتش کدہ سب بجھنے لگے پرچمِ دین لہرانے لگے گلزارِ ہدایت کھلنے لگے
پیدا ہوئے فتح اللہ فخرِ ولایت صفت اللہ مرشدِ عالم مرید اللہ لا الٰہ الا اللہ

پیدا ہوئے مدارِ جہاں نورِ نبیؐ علی کی جاں روئے منور نور فشاں مرہم زخم خستہ دلاں
مخزنِ حق بدیع اللہ نورِ محمد ظہر اللہ آئینۂ دل مظہر اللہ لا الٰہ الا اللہ

اے ابرِ کرم بہرِ خدا بارانِ رحمت دے برسا مزرعِ قوم ہو سرسبز ہرا غنچۂ خاطر جلد کھلا
کیجئے اعانت ظہر اللہ بہرِ خدا مظہر اللہ اے عقدہ کشا نذیر اللہ لا الٰہ الا اللہ

تڑکے سہانے وقت اپنے برگزیدہ بندہ کو مبعوث فرما کر عالم کو سرسبز شاداب کیا حضرت علی حلبی رضؓ کے دولت کدہ میں، بی بی فاطمہ ثانیہ کے آغوش عاطفت میں حضرت امام جعفر صادق رضؓ کے نسل میں حضرت علی شیر خدا کے گلزار میں حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان والاشان میں ملک شام شہر حلب کے ایک مقدس گوشہ میں یعنی سر دفتر اولیاء عظام بشیر و نقباء کرام مرجع خاص و عام منبع فیوض خالقِ انام مصدر جود و الکرم معدن علم و الحکم۔ ظہیر ارباب شریعت و طریقت۔ نصیر اصحاب حقیقت و معرفت مصدر کرامات۔ مخزن حسنات۔ فانوس شبستانِ نور الانوار۔ قاموس دبستان سر الاسرار مفتاح خزینۂ فیضِ قدس مصباح دفینہ فیض مقدس۔ منظہر فیضان اللہ۔ لمعہ نور خدا سلطان الاولیاء برہان الاصفیاء۔ اکمل العلماء متقدمین افضل الفضلاء متاخرین خضر مجمع مجمع البحرین۔ الیاس ذی العقل والعین۔ حاتم عنایۃ العظمیٰ۔ خاتم ولایت الکبریٰ۔ تاج العاشقین۔ سند المحبوبین۔ برہان المحققین۔ اسوۃ السالکین مصباح المقربین وارث الانبیاء والمرسلین۔ آقائے نامدار۔ مولائے باوقار۔ شہنشاہ اولیاء کبار۔ برگزیدۂ پروردگار محبوب غفار مطلوب سید الابرار۔ یعنی مولانا المعظم ذی المجد والکرم حضرت سید بدیع الدین مدار العالم نے پیر کے دن بوقت صبح صادق یکم شوال المکرم ۲۴۲ھ؁ ہجری میں رونق بخش دنیا ہو کر اپنے روئے تاباں سے عالم کو روشن اور منور فرمایا۔

غزل

جب کہ پیدا مدار زمن ہو گیا — بحر فیض کرم موجزن ہو گیا
خاص شہر حلب سے وہ شمس ڈلی — مہر اختر پہ نور فگن ہو گیا

۱؎ مادۂ ولادت صاحب عالم ہے۔

حوران بہشت و رضوان جنت نے مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ کو
کا چہرہ سجایا۔ عابد شب زندہ دار مہتاب نے سجادہ فلک کو بچھا کر منزل نوافل
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ کی ادائیگی میں
سورہ نور ختم کرکے سر سجدہ غروب میں رکھا۔ نسیم عنبر شمیم نے چمن کے سوتوں کو
بیدار کرکے شگفتہ کیا۔ سنبل نے اپنے کاکل از رشک حوران جنت سے بساط
کا کام انجام پر پہونچایا۔ نرگس خواب بھری آنکھوں کو کھولکر زیارت کا مشتاق
بنا۔ سرو مودب و پیشوائی کو باغ کے دروازہ پر ایک پا سے کھڑا ہوا سے

سرو نی جنبد لصحن بوستاں　　در ہوائے قامت دلجوئے تو

گلاب یاسمن اور جوہی و بیلہ نے اپنے غنچۂ لب شیریں کو وا کرکے گو
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ کے جھاڑے۔ شجرات سبز پوشاک پہنکر برگ
بادبیزن سے ہوا سر جھلنے لگے۔ اور اس خدا کے مطلوب دونوں جہان
کے شیریں مرغوب کے اشتیاق میں صدہا فرہاد کوہ کنی کرنے لگے۔ اور
اس لیلا کی محبت میں ہزارہا مجنون دشت و ویرانہ میں نکالو لگانے لگے۔ اور
اس یوسف حلب کا عزیز خریدار تو زلیخا نثار۔ رات خواہاں کہ اس مبارک
ہستی کہ جس کے خاطر افلاک مزین ہے اس کی میلاد عالی نژاد کا شرف مجھی کو
نصیب ہو۔ دن جویاں و خواستگار کہ وہ محبوب خدا مطلوب مصطفےٰ کہ
جس انتظار میں مدت سے لیل و نہار ہیں مجھی رونق افروز ہو۔ شب نے تمام
رات منتظر رہکر مایوسانہ جب اپنا تاریک بستر سمیٹنا چاہا۔ اور کشتاب صبح
والشمس والضحٰی نے جب نور قرص میں اور شعاعوں کے بار نیچہ میں لیکر نمودار
ہونے کا خیال کیا۔ رات بصد تملق و سماجت رخصت ہونا شروع کی
دن نے بخوشی خاطر آغوش عاطفت میں لینے کے خاطر اپنے دامن سفید کو
پھیلادیا۔ تو خالق کون و مکاں کو دونوں کی دلجوئی اور خاطرداری منظور
ہوئی اس نے کچھ حصہ رات کا اور کچھ حصہ دن کا لیا۔ مبارک گھڑی صبح

سے نذر ہو کر آئے گا اس کو محرقہ قہر حق سے خاکستر کر کے لقب سوختہ سے مشتہر عالم فرمائے گا۔

قاضی صاحبؒ کا دل یہ بشارت سنکر باغ باغ ہوا۔ اور اس مژدہ نسیم سحری نے غنچہ خاطر کو حضرت موصوف کو کھلا دیا۔ اور وہ لولوئے بے بہا باآب و تاب حضرت قاضی علی حلبیؒ کے پشت مبارک سے منتقل ہو کر صدف حضرت فاطمہ ثانیہ عرف بی بی حاجرہ بنت سید عبداللہ جو کہ بہت بڑی زاہدہ عابدہ و نسل سے حضرت امام حسن علیہ السلام سے تھیں تفویض ہوا۔

غزل

مرحبا صل علیٰ وہ آفتاب آنے کو ہے
جس سے دین مصطفےٰ میں آب و تاب آنے کو ہے

کفر غارت ہو کے سب آتش کدے ہونگے خراب
مندروں میں از سر نو انقلاب آنے کو ہے

مظہر فیضان احمد حضرت قطب المدار
مقتدائے عالمیں زندہ خطاب آنے کو ہے

نور عین مرتضیٰؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ
پارۂ جان نبی عالی جناب آنے کو ہے

قربان سرو ریاض معرفت کیوں خوش نہ ہوں
ماہر عرفان حق وہ لاجواب آنے کو ہے

روئے انور کے ہیں جس کے خوشہ چین شمس و قمر
لمعۂ نور خدا وہ بے حجاب آنے کو ہے

پردۂ ملکوت سے وہ عالم ناسوت میں
ابدال العالمیں ضیغم شتاب آنے کو ہے

شام نے کسی کے تشریف آوری کا مژدہ سنکر شب عروس کے چہرہ کو زلف سنبل وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا سے چھپایا۔ اور عروس کائینات خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ کی مانگ میں مشاطہ نے گوہر اختر اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ کو بھر کر مزین کیا۔ اور ملائک اعلیٰ نے تسبیح سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ورد زبان کر کے معہ ارواح مقدساں سموات کے پروانہ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ کے ہاتھوں میں لئے واسطے دنیٰ مبارکباد کی آسمانوں سے زمیں تک آمد و رفت کا سلسلہ جمایا۔

آدم علیہ السلام بمعالجہ روحانیہ از تکلم کلمۃ الحق و ارشاد راہ معبود مطلق بر طبق قانون حق محمدیؐ کے ہیں جیسا کہ فرمان حضرت خیر الانام عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَالْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ ہیں تشریف لاتے رہے اور اپنی اپنی مجالسوں اور صحبتوں میں وارث الانبیاء والمرسلین کامل و مکمل منفذ آئین احمد مختار محبوب غفار حضرت مولانا سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب المدار رضی اللہ عنہ کی عظمت اور بزرگی کا ذکر کرتے رہے اور آپکی ولادت باسعادت اور دنیا میں رونق افروزی کے مژدہ سُناتے رہے۔

حتیٰ کہ حارس حصار شرع متین ماہر اسرار ربی حضرت مولانا قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبیؒ کو بوقت حضوری دربار معلی عرب نبی مکرم فخر بنی آدم تاجدار عرب و عجم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری سنائی کہ اے نور العین مسرور ہو کہ تیرا خفتہ وقت بیدار ہوا اور وہ زمانہ متبرک آیا کہ تیری صلب سے اللہ تعالیٰ عجائب روزگار ایک ایسا گوہر نایاب پیدا فرمائیگا کہ جس کو منصب قطبیت و صمدیت اور مداریت وغیرہ سے فیضیاب کریگا اور اس کے ہاتھ میں چراغ رہنمائی کا دیکر تمام ربع مسکون و خصوصًا باشندگان ملک ہندوستان جنت نشان کو ورطہ تلاطم بحر کفر اور فسق و فجور سے نکالکر کنارہ اسلام پر پہونچائے گا۔ اور وہ نوح زماں افتادگان گرداب عصیاں و ضلالت کو معصیات سے نکالکر وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ کی ڈور ان کے ہاتھوں میں مضبوط پکڑا کر کشتی عرفان حق کا ناخدا بنیگا۔ اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا اثر پائے گا اس کو بمضمون تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ مراتب علویہ اور مرتبہ منقبیہ پر فائز کرے گا اور جس کو اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے خلاف پائے گا اس کو بمطابق تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ درجہ غوثیت و قطبیت سے معزول کرکے ذلت کے گہری گڈھے میں پہونچائے گا۔ اور جو اس کے مقابلہ میں خوف خدا

ارشاد فرمایا۔ حدیث: اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم پس آنحضرت نے اس کار مطلوبہ کو انجام دیا اما بعد تابعین اور تبع تابعین اور حضرات اولیاء عظام نے تبلیغ اسلام کا ڈنکا مشرق سے مغرب تک بجا دیا۔

غزل

یا رسول عربی آپ کے ہی سبب صنعت دو جہاں حق دکھانے لگا ؞ عرش کرسی فلک جن و انس و ملک ارض لوح و قلم سب بنانے لگا

بحر وحدت میں کثرت کی موجیں اٹھیں یک بیک جوش حب میں جو آنے لگا ؞ خاص حق وحدہ میں احمد نور احد جلوہ اپنا اک میم میں دکھانے لگا

پہلے کچھ بھی نہ تھا غیر ذات خدا کن کے کہتے ہی چاہا جو کچھ ہو گیا ؞ ماحصل کن کا تھا نور محبوب کا تربیت جو کہ در پردہ پانے لگا

مرحبا کا جو تھا سر بسر شکل آئینہ چھپا تھا پیش نظر ؞ گاہ طاؤس بن کر رہا نخل پر بن کے تارہ سا پھر جگمگانے لگا

کفر غم نیند عنا صر سے تھی بس جب آ خاک و باد و آب و آتش کا پتلا بنا ؞ روح آدم جسم میں جب تو حاصل ہوا دم بدم حکم رب آ کے جانے لگا

مظہر حسن کل تھا قدر ان عشق تھا نام عاشق مگر تھا نہاں ؞ چاہا جب حسن کی خوبیاں ہوں عیاں آپ کو اپنا شیدا بنانے لگا

نور سے جب تک تھا ہو جدا کون کہتا کہ خالق ہے ذات خدا ؞ خاص کثرت سے وحدت کی ہے انتہا فہم میں راز قدرت کا آنے لگا

قول حق کا ظاہر ہوا جب خطابت للسان ہے عین بیان رب ؞ غیر خاصان رب اس سے واقف نہیں کہ بشر کو نا واں اسکو بتانے لگا

رو ایمان بیچ خدا کے ولی تھے جو صدیق و فاروق و عثمان علی ؞ پھیلا اسلام پھر تو گلی در گلی پیش حق سر کو ہر اک جھکانے لگا

وہ چمن میں جبکہ مہکا وہ گل اسکی خوشبو سے خوش دل آ کے جز و کل ؞ مرحبا مرحبا کا مچا شور و غل گل ہنسنے سے غنچہ بھی مسکرانے لگا

کعبہ اہل عرب کی اہانت ہوئی نرگسوں سے بت یہ اہانت ہوئی ؞ بھاگ کاہن ہوا اور کہاں تب ہوئی قصر نوشیرواں ڈگمگانے لگا

مصطفے میں ہے رب العلی کی جھلک مرشدین میں ہے مصطفے کی جھلک ؞ جلوہ گر مرشدین میں ہے یہ خدا کی جھلک لگا آئینہ اب جگمگانے لگا

پیر میرا ہے قطب مدار جہاں ہی مکنپور میں جو کہ جلوہ کناں ؞ ہم غریبوں پہ ہے اس قدر مہرباں کام بگڑی جو دیکھے بنانے لگا

میں بچارا ہی نہیں کی تصویر کا دنستی مشتاق ہوں صورت پیر کا ؞ کیوں نہ ممنون ہوں اپنی تقدیر کا اب جنوں کی اپنا مطلب ہو لگا

حال پیدائش حضرت زندہ شاہ مدار

واضح ہو کہ اصحاب راشدین و اہل بیت طاہرین اور حضرات تابعین و اولیاء کاملین ہر وقت اور ہر زمانہ میں مانند طبیب ادیب باصلاح قلوب اولاد امجاد حضرت

انبیاں محمدی و شیفتگان گیسوئی احمدی کے کہ سرکار محبوب غفار پر امت کے واقعات جیسے حالت حیات میں روشن تھے ویسے ہی وفات شریف کے بعد بھی مبرہن رہیں گے جس طرح اپنی زندگی میں حضور امت کی معاونت و دستگیری فرماتے تھے اس سے بدرجہ اولیٰ وصال کے بعد بھی فرمائیں گے۔ نثار ہو جانے کا مقام ہے اے پروانہ خاطر ایسی شمع نبوی پر کہ جس نے اپنے طالبان صادق کی ہر نوع دلجوئی اور تسکین قلبی فرمائی۔ اور ہر قسم سے ان کے تیرہ مردہ دلوں کی شیفتگی کیواسطے خوشخبری سنائی۔

تو اے عندلیبان رخسار مصطفوی خوش ہو کہ مصنف رسالہ ہذا اپنے جد بزرگوار سید العارفین سید العاشقین واقف احکام خفی ماہر اعلام جلی مولانا المعنوی حضرت مولوی سید شاہ خوشوقت علی نور اللہ مرقدہ کی ایک غزل بحسب مضمون صدر ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

غزل نعتیہ

مدینہ ہمکا بلھیو کہ ناہیں ۔ نبی جی سوا در کہیو کہ ناہیں ۔ پتا فاطمہ بی خدیجہ سنا جن ۔ موہی اپنا ملکہ دکھیو کہ ناہیں

برہ کی اگن سی کرجوا برسے ۔ لگی آگ دل کی بجھیو کہ ناہیں ۔ برین پران انکا کہجی جب من میں گھر ۔ ہری ٹمک کو تم ابھیو کہ ناہیں

اکیلے سبھی ریں چھوڑ گئے ہیں ۔ وہاں ہیر آکے بند کیو کہ ناہیں ۔ نہ تم بن ہی مجھکو سدھ بدھ کچھ نہیں ۔ موہ ایسٹو ہو ابلھیو کہ ناہیں

جو یہ نہ مجھے خدا یہی امت ہتری دوہو ۔ یہاں ہیرا اپنا ہو کہ ناہیں ۔ عرب گئے مندر سگری تہاتے ۔ تم اب بھی آ خوشوقت جیسے کہ ناہیں

خوشا النصیب اس بیدار بخت طالع بلند کے کہ جس کی حضرت سرور عالم سے آنکھیں منور اور دل شاد ہو کیونکہ آپ کا دیکھنا مشاہدہ حق ہے جس پر یہ حدیث شریف شاہد ہے مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَق۔ اخرالامر جب خم خانہ بادیہ الٰہی کے ساقی نے اس دار الفنا سے بخوشی خاطر دار البقا میں قدم رنجہ فرمایا اور نبوت کا بھی خاتمہ ہو گیا تو اب خدمت اسلام کون انجام دیتا تو وہ حضرات صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ جن کی شان والا میں حضرت خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم نے

اسرار معراج شریف کو ظاہر فرمایا۔ جس نے صدقنا کی صداؤں کو بلند کیا
صدیق اور جس نے کذبتا کہا اس نے کاذب اور زندیق کا خطاب پایا۔
اور جب حضرت کی عمر تریسٹھ ۶۳ سال کی ہوئی تو سورۂ نصر اور آیت الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کے شان نزول سے خداوند کریم نے
اپنے حبیب کو وصل کا مژدہ سنا کر اشتیاق کے آگ کو بھڑکایا ۔ وعدۂ
وصل چوں شود نزدیک ۔ آتش شوق تیز تر گردد ۔ پس جب اس رمز سے
حضرات صحابہ کبار عالی وقار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین واقف ہوئے
تو عرض کیا کہ آہ آج ہم لوگ آپ کے جمال مبارک کی زیارت سے سیر ہوتے
ہیں۔ اور حضور کی برکت صحبت پاک سے ہزارہا عقدہ کشائیاں ہوتی ہیں۔
بعد کہ کل آپ جنت الفردوس کے اعلیٰ طبقہ میں جلوہ گر ہوں گے۔ اور
ہم لوگ اگر جنتی بھی ہوئے تو کسی ادنیٰ درجہ میں پڑے ہونگے۔ تو یہ ہجر
کے صدمات کس طرح گوارا کریں گے۔ محبوب خدا صلعم نے آنحضرات
کی سچی محبت اور قلبی انسیت کو ملاحظہ فرما کر ان کی تسکین قلب کے خاطر
المرء مع من احب کا مرہم زخم ہجر کیواسطے تیار کرکے ارشاد فرمایا کہ تم اس
کا کچھ غم نہ کرو جو شخص جس سے محبت رکھتا ہے اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ
ہوگا اور فرمایا حدیث مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ
فِیْ حَیَاتِیْ (ترجمہ جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت
کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔ اور یوں بھی ارشاد ہوا کہ
مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ جس نے میری قبر کی زیارت کی
اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوئی۔ اور یہ بھی ارشاد کیا اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ
فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ۔ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں
میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور فرمایا عِلْمِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ
بعد وفات کے میرا علم ویسا ہی ہوگا جیسا کہ حالت حیات میں ہے خوشا نصیب

وہ ہوئی عالی النسب الا مناقب ؛ وہ بہشت خدا کا تیر ثاقب ؛ نہیں جنت وہ خدا بشری کا محتاج ؛ تمام اولیا کا درۃ التاج

مدار دو عالم بہرہ حق کوش ؛ ہوا ہر گز نہ محتاج خورد و نوش ؛ سراپا وہ گذرگاہ خدا ہے ؛ اسی کا قلب درگاہ خدا ہے

ریاضت میں ہوا ایسا بے پاک ؛ کہ قائل جسکے ہیں صاحب خان افلاک ؛ ہارو ناز ازل سے پاک دامن ؛ یہ نور پاک احمد خوئی احسن

ہوا مختار یہ لوح قضا کا ؛ یہ بندہ وہ پیارا ہے خدا کا ؛ ہوئی تفویض اسکو لوح تقدیر ؛ یہ پیران طریقت میں ہے وہ پیر

مکدر جو کہ آیا اس کے در پر ؛ ہوئی وہ شئے لسے نور انگر ؛ وہ جب سے کے لئے پھرتا تھا مغموم ؛ نہ تھی وہ چیز اس بندہ کے مقسوم

مدار خلق سے جب کی ارادت ؛ وہ پایا جا نا بندہ نیک عادت ؛ بجز اسکے نہیں ہے کوئی درد دنیا ؛ کہ ہے لوح قضا میں کم و بیش

یہ ہوئی مشغل علی شاہ ولایت ؛ سحاب رحمت ابر عنایت ؛ یہ ہے ابر کرم ایسا گھر بار ؛ کہ ہیں ممنون اسکے سب گل و خار

دلی ہے کون اس نشو نما کا ؛ مگس کو جو ہمہ بخشے ہماں کا ؛ سبب سبات کا تجھکو بتاؤں ؛ بگوش قلب سن جو میں سناؤں

تہا دنیا میں صدہا سال زندہ ؛ بدل ذکر پیدا کنندہ ؛ جب العیاذ اکر اللہ نکلا ؛ فرشتہ وش جو یہ دیجاہ نکلا

ندی ارام یکدم جسم جاں کو ؛ نہ رد کا ذکر سے ہر گز زباں کو ؛ بغیر از یاد حق یکدم نہ کل پل ؛ نہ بھولا اپنے مولا کو کوئی پل

کہا اللہ نے اے میرے مقبول ؛ ہا ہر دم تو میرے ساتھ مشغول ؛ ہے میرا عاشق میرا ذکر فادار ؛ کیا لوح قضا کا تجھکو مختار

مدار اولیا تجھ کو کیا ہے ؛ بڑا منصب ارادت کو دیا ہے ؛ بڑھائی اولیا میں تیری توقیر ؛ عطا فرمائی تجھ کو لوح تقدیر

خدا تیرا حبیب ہے بندے خدا کے ؛ ہوا فارغ جو ہر شئے کو بنا کے ؛ بدیع الدین تیرا رب اعلیٰ ؛ ترا معبود تیرا حق تعالیٰ

گیا تجھ روکش روح الامین ہے ؛ خدا تیرا خود عرش بریں ہے ؛ ہوا تھا جسکو وہ تنہا دو شنبہ ؛ ہا تھا عرش تجھسے گوش در گو

گیا تیرے خدا تیرا سینہ ؛ ہمہ اسرار کا اپنے خزینہ ؛ ترا دل ہے وہی مقبول اللہ ؛ ہوا اللہ کا ترم گذرگاہ

تجب دن میں خالق ارض و سما ؛ جملہ مخلوقات پیدا کر چکا ؛ لوی لکھتا کہ بر دوش مدار ؛ عرش اعظم پہ گیا پروردگار

الغرض جب حضرت نے اپنے گلزار النسل کے گل مدار۔ اور چمن ولایت میں اس برگزیدہ پروردگار کے منصب کو اسقدر رفیع و بلند پایا۔ تو آپ کا غنچہ دل ایسا کھلا کہ پھولے نہ سمایا۔ اور اپنے لخت جگر کو مژدہ بارک اللہ فی عمرک سے شاد فرمایا۔ اور حق سے طلب کیا سو پایا۔ دیکھا جو دیکھا اور سونا جو سنا ؎ میاں عاشق و معشوق رمزیست ؛ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست ؛

آن واحد میں سیر ہفت آسمان اور دوزخ و بہشت وغیرہ فرما کر واپس تشریف لائے۔ زنجیر مکاں کو ہلتا اور بستر مبارک کو گرم پایا۔ اور جب کھلی الصباح

یہ نسل کا فخر سلف ہے ÷ چراغ خانۂ شاہ نجف ہے ÷ یہ حسین کا شمع شبستاں ÷ یہ زین العابدین کا ہی گلستاں
یہ ا ر العالمین ہے ÷ ابد تک نائب سلطانِ دین ہے ÷ نہ ہونگے جب تلک مہدی ہویدا ÷ امام دین جبتک ہے گا پیدا
یہ پردازان تقدیر مطیع ہونگے اس سے تسخیر ÷ کہا ہاتف نے اے عرش حقیقہ ÷ مدارت کا ملا جو اسکو رتبہ
نبوت ختم ہی تم سے نبی پر ÷ شجاعت ختم ہی مولا علی پر ÷ ہی عصمت فاطمہ زہرا کا حصہ ÷ ہی پر تو حسین کا ایک ہم کا قصہ
شہادت داد امامت بخش حسنین ÷ ہوئے روز ازل سے شاہ کونین ÷ اقامت تو ہے ہی مہدی دین تک ÷ کہ شہرت جسکی ہے عرش بریں تک
مدارت کا ربا رتبہ جو باقی ÷ ملا اسکو وہ کوثر کے ساقی ÷ گروہ اولیا میں یہ فائق ÷ مدارست ہے تمہارا رتبہ کے لائق
یہ ایسا ہو گا فخر نسل سادات ÷ ہزاروں سے ہونگے خرق عادات ÷ کہا ہاتف نے جب یہ فسانہ ÷ ہوئے خوش سلطان زمانہ
کہا ہاتف نے اے حق کے پیارے ÷ مدار بھی ہے گھر میں تمہارے ÷ مدار ہر دو عالم کا یہ گو ÷ سلاسل اولیا میں سب ہیں مسلو
اما بعد پردۂ غیب سے یہ آواز آئی کہ یہ وہ مظہر شانِ خدا مرات جمال الٰہیہ گزیدہ خاصانِ حق محبوب معبود مطلق ہے کہ جب خالقِ ارض و سما بفحوائے اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۔ ترجمہ یعنی تحقیق جب اللہ تعالیٰ تمام زمین و آسمان کو چھ روز میں پیدا فرما چکا اور عرش معلیٰ پر جلوہ نما ہوا تو اسی قطب المدار کے دو شوں سے گذر کر اپنے انوار سے مشرف فرما کر جمیع اولیاء و انقیاء و غوث قطب پر اس کو افتخار بخش کر عرش بریں پر رونق افزا ہوا۔ اور آواز آئی کہ جن کے قدم تمام اولیاء اللہ کے گردن پر ہیں ان کی گردن پر تیرا قدم ہے جیسا کہ مولانا المعظم واقف راز خفی و جلی صوفی سید شاہ جرات علی بجوالہ نور اللہ مرقدہ کتاب حقیقت الواصلین اپنی تصنیف میں فرماتے ہیں۔

حقیقت الوصلیں میں یہ رقم ہے ÷ وہی لکھتا حقیقت قلم ہے ÷ ہوا کوئی یہ جیلانی سے سائل ÷ تمہارے قرب کے ہم سب ہیں قائل
تمہاری روح خود حضرت نبی کو ÷ خدا تک لے گئی قرب نبی کو ÷ شب معراج کا ہے یہ فسانہ ÷ ہو واقف اس سے حضرت یگانہ
تھیں قرب الٰہی تھا یہانتک ÷ نبی کو لیگئے تم لامکاں تک ÷ بھلا تمسا بڑا کوئی ولی ہے ÷ نبی کی آل ہو نسل علی ہے
کہا تو نے عجب اسرار پوچھا ÷ عجب تو نے یہ نکتہ یار پوچھا ÷ ولی کوئی نہیں مجھ سے بڑھ کے ÷ یہی رتبہ ہے مدار کا چڑھ کے
بدیع الدین الیساد و القدر ہو ÷ مداریت کا جو یہ صدر ہے ÷ ملک ستر ہو اوہ ولیا تین ÷ نہیں اس نظامی کو کوئی اقیامیں

حضرت نے شکریہ کی نماز ادا کی ان سب لئے اقتدا کی یہاں سے عروج ہے
سدرۃ المنتہیٰ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام پہونچا کر غائب ہو جاتے ہیں براق
بھی اپنی گذرگاہ پر پہونچا کر رہ گیا رفرف سواری کو آیا اس نے بھی کچھ دور
تک پہونچایا اور پھر کسی کو آپ نے نہ پایا خطاب اُدن منی کا آیا اور آگے
بڑھ کر جب حضرت عرش پر جلوہ گر ہوئے تو یہ حق نے مژدہ سنایا کہ اے
میرے حبیب اپنے دردمندان محبت کے طبیب خوش ہو کہ یہ منصب جلیل القدر
نہ کسی نبی اور نہ ملائکہ نے پایا اور یہ مقام نہ کسی کو بجز تیرے ہاتھ آیا چنانچہ
حضرت زندہ شاہمدار (روحی فداہ) سے اولیاء ربانی کے مراتب کے متعلق
مروی ہے کہ اسی اثنا میں کچھ آوازیں حضرت مقبول خدا صلعم کے گوش گذار
ہوتیں عرض کیا کہ اے رافع الدرجات تو نے ارشاد کیا کہ یہ مرتبہ رفیع بجز
تیرے کسی کو نہیں ملا اور میں یہاں کچھ آوازیں سنتا ہوں۔ حکم ہوا کہ تیرے
اُمت سے یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو میں نے اَولِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ
کے شرف سے ممتاز کیا ہے۔ یہ لوگ تیرے قدم بقدم چلکر اشاعت اسلام
کر کے حدیقہ دین کو سرسبز و شاداب کریں گے۔ اور ان سے انبیائے سابقین
کے معجزے ظہور میں آئیں گے۔ امابعد ایک جوان برگزیدہ خالق کون مکاں
مہ لقا۔ ابر سخا۔ مطلوب سید المرسلین مرغوب رب العالمین۔ یوسف جمال۔
صاحب کمال۔ راحت العاشقین حضرت مدار العالمین۔ وارد ہوا۔ کہ
جن کی چہرۂ اقدس کی ضیا سے از عرش تا ثریٰ چمک اُٹھا حضور مقبول
حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا ہاتف نے سُنایا جیسا کہ
اپنی تصنیفات میں حضرت مولانا مولوی شاہ جرات علی صاحب المتخلص
بہ برا گوہر فشانی فرماتے ہیں۔

یہ شمع وار جو آئے سلطانی میں گی: سو پیچ مدار العالمین: تمہاری نسل سے یہ ہو گا لقام: بدیع الدین اس شاہ کا ہو جلوہ کا نام
تو فخر کل یہ فخر اولیا ہے: مدار کار بار کبریا ہے: یہ ہو ذکر حق نیک عادت: کریگا آپکی روشن شریعت

میں ظاہر فرمایا مگر ایسا لطیف اور پاکیزہ بنایا کہ راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ پہونچایا۔ یہ سیر ارضی ایک عبد کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ عبد جسم اور روح دونوں کے مجموعہ کا نام ہے نہ صرف روح عبد کہلائے نہ صرف جسم پر لفظ عبد بولا جائے۔ شان عبدیت کے کامل ومکمل نمونہ ہیں سرکار دو عالم فخر بنی آدم تاجدار عرب وعجم حضرت سرور عالم صلعم جو راتوں رات لیجائے جاتے ہیں کیونکہ اسریٰ کے معنیٰ ہیں راتوں رات چلنا۔ روح کی لطافت مسلم یہاں جسم اقدس میں وہ لطافت ہے کہ رجب المرجب کی ستائیسویں رات ہے ام ہانی کے یہاں تشریف فرماں اور آسودہ ہیں۔ سفیر قاصد اور ایلچی پیک ربانی حاضر در یا گھر بار ہوئے ہیں۔ محبوب کے خواب میں خلل اندازی شان ادب کے خلاف مدرسہ عشق میں آج جمال محبوب کے فدائی جبرائیل علیہ السلام کا امتحان ہے ایک طرف ارشاد ربانی کی تعمیل ضروری۔ محبوب کو اٹھایا اور لیجانا لازم دوسری طرف یہ اندیشہ دامنگیر کہ محبوب کے خواب راحت میں خلل نہ آئے اسلئے جگانے اور بیدار کرنے کے نرالے انداز ہیں۔ مدتوں کی تمنا پوری ہوتی ہے۔ ایک زمانہ کے ارمان نکلنے کا وقت ہے جبرائیل کی فوری آنکھیں اپنی نمک طالبی پر نازاں ہیں کہ آج سرکار کے قدموں سے ملی جارہی ہیں سہ بصد آداب تلوؤں سے جبیں جبرائیل ملتے ہیں :: کہ ہو محسوس کچھ ٹھنڈک کف پائے منور میں :: پابوسی کا یہ پیارا موقعہ آج اس مبارک وقت میں نصیب ہے۔ جفتہ وقتوں کے نصیب جگانے والے خواب ناز سے بیدار ہوتے ہیں پیام وصال یار پاتے ہیں جبرائیل کے ساتھ حرم کعبہ میں آتے ہیں۔ یہاں شرح صدر سے جیساکہ خود رب العزت فرماتا ہے الم نشرح لک صدرک یہاں سے اٹھتے ہیں کہ محبوب کے واسطے محبوبانہ سواری موجود ہے براق کی عزت افزائی فرمائی جاتی ہے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ پہونچتے ہیں تمام انبیا علیہ السلام اور ملائک اعلیٰ تحیت وسلام بجا لائے

إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔ پس حضرت نے رب العالمین کے درگاہ والا اتبار سے بموجب آیت مزبورہ شرف نبوت اور رسالت سے مالامال ہوکر اہل عالم کو احکامات الٰہی اور امر ونواہی سے آگاہ فرمایا۔ اور ممنوعات سے اجتناب کرنے اور احکامات کے بجالانے کا طریقہ بتایا جس کو فرمان حق کا پابند پایا اسکو ثمرات اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ حاصل ہونے کا مژدہ سُنایا جسکو منہیات میں ملوث پایا اس کو ہیبت نذیرو کے مطابق اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۔ سے خائف فرمایا۔ اور دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ کے موافق دعوت اسلام کا کام انجام پر پہنچایا۔ اور اس مشعل عرب نے شمع ہدایت کو دست اقدس میں لے کر مخلوق خدا کو ظلمات کفر سے نکالکر انوار اسلام و ایمان سے مشرف فرمایا۔ حالانکہ معبود عالم نے آپ کو دنیا میں ایسے نازک وقت پیدا کیا کہ تمام اہل عرب شرک میں آلودہ ہوگئے تھے۔ اور انوار ایمان کی ضیا سے بے بہرہ و نا آشنا تھے۔ اور جب حضرت کو منصب نبوت پر ممتاز ہوئے عرصہ بارہ برس کا گذرا۔ اور کوس افتخار رسالت سے از مشارق تا مغارب گونجا۔ تمام شاہان عرب اور عجم کا ہیبت محمدی اور قہر الٰہی سے جسم کانپا۔ اور گھر گھر کلمہ طیبہ کی صدائیں بلند ہوکر ہر کوچہ و گلی میں پرچم اسلام لہراتا ہوا نظر آیا اور جھنڈہ نصب ہوا۔ اور اب وہ وقت آیا کہ رافع الدرجات حضور لامع النور صلعم کو خلعت و تقرب قاب قوسین او ادنیٰ اور رتبہ اختصاص فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى مرحمت فرما کر ہر طبقہ ارض و سمٰوات کے خواص و عوام پر محبوبیت کا اظہار فرمائے تاکہ کوئی رتبہ تقرب کا باقی نہ رہ جائے۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۔ رب کی پاکی اس مولا تعالیٰ کی شان سبوحی کہ اس نے بندے کو صورت مادی اور جسمانی

بیقرار ہونے لگے۔ اور حضرت رسول مقبول خدا صلعم کو ہر شہر و دیار اور کوچہ و بازار میں باآواز بلند پکارنے لگے۔ پس منعم حقیقی نے اپنے نعمائے لاتعد سے دو نعمتیں عظیم الشان اس قسم کی ہم لوگوں کو مرحمت فرمائیں کہ جس کے شکریہ کی ادائیگی میں زبان گنگ اور قاصر۔ اور وہ احاطہ تحریر سے باہر۔ وہ کیا ایک قرآن مجید دوسرے (نبی امی (فداہ امی وابی) کی ذات بابرکات جیسا کہ ارشاد باری ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ پس وہ خدا کا محبوب ہر دو عالم کا مطلوب۔ انوار خدا مظہر اللہ مکرم و محتشم۔ صاحب الجود والکرم باعث وجود ہیژدہ ہزار عالم خورشید عرب و مہتاب عجم۔ چارہ ساز بیکساں۔ مرہم زخم دل پریشاں۔ خاتم النبیین شفیع المذنبین کہ جس کی ایک مدت سے تشریف آوری کی امیدواری ہو رہی تھی۔ ملک عرب کے ایک مقدس شہر مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ۔ اور بی بی مکرمہ و معظمہ حضرت آمنہ خاتون رض کے آغوش عاطفت میں جلوہ گر ہوا۔ اور اس نے آفتاب ہدایت سے عالم کو چمکا دیا۔ ظلمات باطلہ کی دھواں دھار تاریکیوں کو مٹا دیا۔ آتش کدوں کی آگ سرد ہوئی۔ کافروں کی شکل زرد ہوئی۔ ہزاروں گمراہ راہ یاب ہوئے۔ آثار اطمینان نمودار ہوئے یہ وہ مبارک ہستی تھی کہ جس کا خود معبود عالم طلب گار۔ اور اس کے امتی ہونے کے جمیع انبیا الوالعظم خواستگار۔ اور اس شمع عرب پر ہزاروں پروانہ نثار۔ لیلٰی خواہاں تو مجنوں خریدار۔ اسی کی ضیا سے شمس و قمر منور۔ اسی کی خوشبو سے مشک ختن معطر۔ اور یہ بھی روشنی شریعت و طریقت کے دشوار گذار رستہ کو طے کرا کے منزل معرفت تک پہونچانے والی۔ اور یہ ہی روشنی اور چمک و دمک عارفین کے قلوب کو عرفان حق سے درخشاں کر کے لذات معرفت سے محظوظ کرنے والی۔ اور اسی شمع منور کی قرآن پاک شاہد۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ

شرفا کو اس سے بیزاری۔ جو شخص کفر سے بیزار۔ اُس سے خویش و بیگانہ و
سب بردار۔ طالبانِ حق پیاس سے جاں بلب۔ ہادیٔ دین کے ہجر سے
بیقرار روز و شب۔ حق کے جویان۔ رہبروں کے خواہاں۔ ہمہ دم آہ و بکا سے
کام۔ نہ دن میں چین نہ شب کو آرام۔ آخر الامر فریاد نے ہاتھ بڑھایا۔ عرش
معلی کا پایہ ہلایا۔ بحرِ جود و کرمِ معبودِ عالم کا جوش میں آیا۔ اور اس نے یکے
بادیگرے حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تولد فرمایا۔ عاشقانِ معشوق
حقیقی کا نصیبۂ خفتہ جاگا۔ دنیا سے کفر کافور ہو کر بھاگا۔ چمن اسلام شاداب
ہوا۔ کفرستان خراب و برباد ہوا۔ مگر جسقدر حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام تشریف لائے سب نے حضرت خاتم النبین علیہ التحیۃ والتسلیم
کی دنیا میں رونق افروز ہونے اور تشریف لانے کے مژدے سُنائے
حتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی عالم ملکوت سے ناسوت میں جلوہ گری
فرمائی۔ اور مدت دراز تک مخلوق خدا کی ہدایت میں کمر بستگی دکھائی۔ اور مثل
انبیا سابقین کے بقولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ
یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ کا مژدہ سُنا کر بحین و حیات فلک چہارم
پر تشریف لے جا کر اپنے قیام سے اس کی عزت افزائی فرمائی۔ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کا اس جہان سے جانا تھا کہ ہر مذاہب کے شرفا کس مپرسی کی حالت
میں گرفتار ہو گئے۔ بحر عصیاں تلاطم میں ایسے غوطہ زن ہوئے کہ ساحل
نجات سے کوسوں دور ہوئے ظلم و تعدی ہر اک کو مطلوب غارتگری اور
دختر کشی مرغوب۔ باطل پرستی ناحق شناسی کا دریا ہر چہار جانب سے موجزن۔
بغض و عداوت کی آگ ہر طرف شعلہ فگن۔ پھر تو ہر مذاہب کے عالمین بہ
مطابق بشارت و خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے انتظار میں اپنی حالت میں درست کرنے کی غرض سے چشم واہ

کو منگایا۔ اور جائے کعبہ پر فرشتوں سے اس کا گلایہ بنوایا۔ بعدہ اکیس روز غم اور
ایک دن اس پر خوشی کا مینھ برسایا۔ اور طائف کے درمیان وادی نعمان میں
صانع عالم نے اپنے ید قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا بنایا۔ اور اس
قفس بے جاں میں جب نور احمدی کو طائر روح نے جلوہ گر پایا۔ بہزار جان
پروانہ وار اس پر نثار ہو کر اپنا مسکن بنایا۔ فرشتوں کو حکم باری سجدہ کا
ہوا سب نے سجدہ کیا مگر صرف ابلیس لعین نے اپنے پیدائش عنصر ناری کو افضلی
سمجھکر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش خاکی کو حقیر تصور کر کے سجدہ سے
انکار کیا۔ بوجہ حکم عدولی و نافرمانی اور غرور کے درگاہ احکم الحاکمین سے مردود
اور رحمت سے دور رہا۔ حضرت حوا علیہا السلام کو معبود حقیقی نے حضرت
آدم نبینا علیہ السلام کے دلچسپی کی خاطر مخلوق فرما کر دونوں کا گھر جنت کیا۔
اور لغزش گندم خوری کیوجہ سے دنیا میں اتار دیا۔ اور جب حضرت آدم
علیہ السلام نے آہ و زاری کر کے آنسوں کے دریا بہائے اور یہ کلمات زبان
مبارک پر لائے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ دریائے رحمت جوش زن ہوا اور الہ العالمین نے آدم علیہ السلام
کو معافی کی خوشخبری سنا کر حضرت بی بی حوا علیہا السلام کی ملاقات سے مسرور
کیا۔ اور دن دونی رات چوگنی اولاد کی ترقی دیکر بعد گذرنے ایک ہزار برس
کے حضرت آدم علیہ السلام کو اس دار فنا سے ملک بقا میں بلا لیا۔ مخفی نہ رہے
کہ بعد تشریف لے جانے حضرت آدم علیہ السلام کے اس عالم پر ایک ایسا
نازک اور تیرہ و تاریک وقت آیا کہ جس نے حدیقہ علم و عمل کے اشجار کو بنیاد
سے اکھیڑ کر نیست و نابود کر دیا۔ اور شرک و کفر کے ابر نے حقانیت کے
چہرۂ منور کو روپوش کر دیا۔ نجاست شرک کا اثر ہویدا۔ مہتاب توحید پوشیدہ
اور بغض و عداوت اور حسد و کینہ سے ہر فرد و بشر پر شکم اور مے خوری
و باطل پرستی کا بازار گرم مشرکانہ تعلیم ہر کوچہ و گلی میں جاری۔ ہر مذاہب کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کے لائق ہے رب ذوالجلال ٭ مالک و خلاق عالم ذوالجلال ٭ نور سے ہے اُس کے ہر شے پر ضیا ٭ نور سے…

عرش پر قندیل میں وہ نور تھا ٭ پھر وہی ہو کر محمد مصطفےٰ ٭ شمع وحدت سے ہوئے پرنور ذرا ٭ ذر…

صاف جو آئینہ تھا مثل قمر ٭ پر تو ئے خور تھا اسی میں جلوہ گر ٭ موجب پیدائش کون و مکاں ٭ نور سے جن کے ہوا…

نام جن کا ہے محمد مصطفےٰ ٭ مظہر غیبت شمس الضحےٰ ٭ ہے انہی انوار کے مظہر یا ٭ نجم افلاک ولا…

یہ شہ عالم مدار العالمین ٭ جانشین خاص ختم المرسلین ٭ آپ وہ ہیں پنجتن کے گلعذار ٭ گلزار حق گلبن…

فضل حق کا عین ہے فضل الٰہی ٭ قہر حق کا عین ہے قہر مدار ٭ برق چمکی قہر کی جس پر ہوا ٭ سوختہ وہ سوختہ…

ہر کسی کے یار وہ موجود ہے ٭ نحن اقرب کا معنی مقصود ہے ٭ شکر تیرا ہر گھڑی صبح و مسا ٭ کب ادا ہو…

خاک درگاہ مدار العالمین ٭ چشم ضیغم ہوا اسی سے سرمگیں

واضح ہو کہ جب خلاق علی الاطلاق ارادہ متعلق نظم عالم کے فرمایا۔ اور اس عالم… کو اپنی صنعت بوقلمونی کا تماشہ دکھانا منظور ہوا۔ تو پانی پر ہوا کو ایسا مسلط کیا… اس میں حرکت اور تلاطم پیدا ہوا۔ اور حرارت جنبش و حرکات سے آگ ظاہر… ہوئی۔ اور آتش سے دھواں پیدا ہو کر بلندی پر پہونچکر سموات اور کف… پہاڑ بن گئے۔ اور آب خشک سے طبقات ارض قائم ہو گئے اور ہر چہار… جانب سے آب گرداگرد محیط ہو گیا۔ افلاک اپنے زیبائش و آرائش پر ناز… کر کے زمین پر طعنہ زن ہوا۔ زمین نے بصد تملق و سماجت و بہزار عجز و… بارگاہ صانع مطلق میں اپنے بارونق ہونے کی درخواست پیش کی پروردگار… عالم نے اس کی عجز و انکساری اور فریاد و زاری قبول کی پس اللہ… نے ملائکہ کو مخاطب فرمایا۔ و اذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الار…

محبوب الرقم کاکا پوری

ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ

ن اللہ الملک الوہاب یہ کتاب لاجواب حالات میلاد عالی نژاد

غوث الاولیاء کبار حضرت مولانا سید بدیع الدین قطب الاقطاب

پروانہ قطب المدار (روحی فداہ) مسمے بہ

ہوا

میلاد زندہ شاہ مدار

مصنفہ و مولفہ

وقاری

احقر العباد خادم الفقرا سید ذوالفقار علی قمر جعفری المداری کان اللہ

ف بائش اخی مکرم صوفی شاہ مہدی حسن قادری وقاری مداری ریاض الدین صاحب

وقاری مداری سب انسپکٹر پولیس لین کانپور محمد نفیس صاحب صوبیدار وقاری

پولیس لین الہ آباد سید اشفاق احمد شفاقیہ و رسول احمد قاری لکھنوی

بعثہ اللہ تعالیٰ مع المتقین و المدارہ

بدعت اور حسد و کینہ ہر

بازار گرم ہے شرکانہ تعلیم ہر کوچہ و گلی میں جاری ہے